2 حقیقی شعبہ

سازگار پالیسی والے ماحول، اسمارٹ لاک ڈاؤن، اور حکومت کی ویکسین مہم سے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران معیشت کے تمام شعبوں میں وسیع البنیاد نمو حاصل کی جا سکی۔ زراعت میں سازگار موسمی حالات اور پیداوار کی بلند قیمتوں کی بنا پر خریف کے دوران فصلوں کی پیداوار گذشتہ سال کی نسبت بلند رہی۔ پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی بھی سال بسال بنیاد پر زیادہ تیزی سے بڑھی جس میں اسے ٹیکس میں نرمی کے اقدامات، نرم زری پالیسی، تعمیراتی شعبے کو پیکیج، اور پی ایس ڈی پی کے بلند اخراجات سے اضافی تعاون ملا۔ خدمات کے شعبے کو اجناس پیدا کرنے والے شعبے میں قابلِ ذکر نمو سے مدد ملی جیسا کہ درآمدی نمو اور عارضی صارفی مصنوعات کی فروخت جیسے نیابتی اظہاریوں (*proxy indicators*) سے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ لیبر مارکیٹ کے اظہاریے بڑی حد تک مستحکم رہے کیونکہ صنعتی شعبے میں نئی ملازمتیں پیدا ہوئیں جبکہ روزگار کے بارے میں کاروباری طبقے کے احساسات بڑی حد تک مثبت رہے۔

2.1 اقتصادی نمو

مالی سال 21ء میں شروع ہونے والی اقتصادی بحالی مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں مضبوط ہوتی رہی۔ کووڈ کا خطرہ بدستور موجود ہے جبکہ حکومت نے ویکسین لگانے کی ملک گیر مہم تیز کی جو متاثرہ علاقوں میں اسمارٹ لاک ڈاؤن کی حکمتِ عملی کے ساتھ مل کر زیرِ جائزہ عرصے کے دوران نمو میں مددگار بنی۔ تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ گنّے اور چاول جیسی خریف کی اہم فصلیں ریکارڈ پیداوار حاصل کرنے کی راہ پر گامزن رہیں جبکہ کپاس کی پیداوار بھی گذشتہ سال کی نسبت تیزی کے ساتھ بحال ہوئی۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صنعتی شعبے میں سرگرمی بدستور جاری رہی اور اسے پالیسی ماحول کی مدد حاصل رہی۔ دریں اثنا اجناس پیدا کرنے والے شعبے میں توسیع اور نمایاں درآمدات نے خدمات کے شعبے کو معاونت فراہم کی، جو نیابتی اظہاریوں سے بھی ظاہر ہے۔ زیرِ جائزہ عرصے کے دوران لیبر مارکیٹ میں بھی بہتری آئی۔

زرعی شعبے میں خریف کی تین اہم فصلیں کپاس، چاول اور گنّا تخمینے کے مطابق گذشتہ سال کی پیداواری سطح سے آگے نکل جائیں گی۔ چاول اور گنّے کی پیداوار بڑھنے کا اہم سبب تو یہ ہے کہ ان فصلوں کا زیرِ کاشت رقبہ بڑھا ہے اور تخمینہ ہے کہ اس سال ان کی ریکارڈ پیداوار ہوگی۔ دریں اثنا کپاس کی پیداوار یافت میں معقول اضافے کے باعث بڑھی جس نے اپنے زیرِ کاشت رقبے میں کمی کے اثرات کو بخوبی زائل کر دیا۔ فصل کے شعبے کی بہتر کارکردگی کا بنیادی سبب منڈی میں ان اجناس کی بلند قیمتیں اور سازگار موسمی حالات ہیں جو خصوصاً کپاس کے لیے مددگار رہے۔

صنعتی شعبے کی سرگرمیوں نے جنہیں بڑے پیمانے کی اشیا سازی سے ناپا جاتا ہے، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران وسیع البنیاد نمو حاصل کی۔ اس عرصے کے دوران 15 میں سے 12 شعبوں میں نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران صرف 8 میں نمو ہوئی تھی۔ حالیہ کارکردگی میں گاڑیوں اور دواسازی کے شعبے اہم رہے۔ اس نمو کے عوامل مالیاتی تعاون کا تسلسل (تعمیراتی اور توانائی کے پیکیجز اور پی ایس ڈی پی کے بلند اخراجات کی صورت میں) اور نرم زری پالیسی تھی۔ اگرچہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو ستمبر 2021ء میں معتدل ہو کر 1.6 فیصد پر آ گئی تاہم اس کا اہم سبب بلند اساسی اثرات اور رسدی زنجیر میں آنے والا تعطل تھا۔

تھوک اور خردہ تجارت، ٹرانسپورٹ، مواصلات، اور مالی شعبے کے اظہاریوں نے ان شعبوں میں وسعت دکھائی۔ خدمات کے شعبے کی سرگرمیوں میں نمو کی مزید تصدیق گوگل موبلٹی ڈیٹا سے بھی ہوتی ہے۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران لیبر مارکیٹ میں بہتری آئی۔ پنجاب اور سندھ میں صنعتی شعبوں خصوصاً برآمدی نوعیت کی صنعتوں میں مزید ملازمتیں پیدا ہوئیں۔ تعمیرات اور خدمات کی صنعتوں میں اجرتیں اور آمدنی بدستور بڑھتی رہی۔ اسٹیٹ بینک کے اگست 2021ء کے اعتمادِ کاروبار سروے (بی سی ایس) اور ستمبر کے اعتمادِ صارف سروے (سی سی ایس) میں معلوم ہوا ہے کہ ملازمتوں کے بارے میں دونوں طبقوں کی توقعات پہلے سے بہتر ہوئی ہیں۔ تاہم احساسات میں یہ مثبت

رجحان پی سی ایس اور سی سی ایس کے تازہ ترین سروے میں گذشتہ سروے کی نسبت معمولی سا معتدل ہو گیا۔

2.2 زراعت

خریف کی بڑی فصلوں کپاس، گنّا اور چاول کے ابتدائی تخمینوں سے پیداوار میں گذشتہ سال کی نسبت وسیع البنیاد بہتری ظاہر ہوئی۔ اس زرعی پیداوار پر جن عوامل نے مثبت اثر ڈالا وہ مارکیٹ کی بلند قیمتیں، سازگار موسمی حالات اور فصلوں کے انتظام کے بہتر طریقے تھے۔[1] چاول اور گنّے کا زیرِ کاشت رقبہ بڑھ گیا جبکہ کپاس کی یافت میں اضافہ ہوا۔

خام مال

خریف کے رواں سیزن میں کھاد کے استعمال میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا۔ یوریا کا استعمال 2.2 فیصد بڑھا جبکہ گذشتہ سال یہ 5.5 فیصد بڑھا تھا۔ اس کے برعکس، ڈائی امونیم فاسفیٹ (ڈی اے پی) کا استعمال رواں سیزن میں 24.0 فیصد گر گیا جو گذشتہ سال 19.0 فیصد بڑھا تھا۔

ڈی اے پی کے استعمال میں نمایاں کمی کا بنیادی سبب اس کی مقامی قیمتوں میں خاصا اضافہ تھا جو عالمی نرخوں کے مطابق ہوا (**شکل 2.1**)۔[2] مالی سال 21ء کے برعکس مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زراعت کے لیے حکومت کا امدادی پیکیج نہ ہونے سے بھی ڈی اے پی کی ملکی قیمت میں اضافہ دیکھا گیا۔

یوریا اور ڈی اے پی کے استعمال میں انحراف سے کاشت کاروں کے اس رجحان کا علم ہوتا ہے کہ وہ مہنگے ڈی اے پی کی جگہ سستا یوریا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔[3] اگرچہ رواں خریف کے دوران یوریا کی قیمتیں بھی 6.1 فیصد بڑھیں جو گذشتہ سال 12.0 فیصد گری تھیں، تاہم تب بھی وہ ڈی اے پی سے تین گنا سستی تھیں (**شکل 2.2 الف** اور **2.2ب**)۔

مالی سال 22ء کے خریف سیزن میں نہری پانی کی دستیابی کم و بیش گذشتہ سال کی

شکل 2.1: ڈی اے پی کے عالمی نرخ

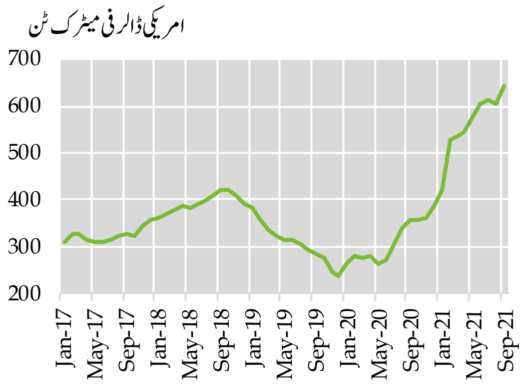

Source: World Bank

طرح رہی (**شکل 2.3**)۔ مزید برآں، پنجاب اور سندھ میں چھوڑا گیا آبپاشی کا پانی بھی طویل مدتی اوسط کے قریب تھا۔ سیزن کے آغاز پر نہری پانی کی فراہمی گذشتہ سال کی نسبت کم تھی، تاہم بعد کے مہینوں میں صورتِ حال بتدریج بہتر ہو گئی۔

---

[1] فصلوں کے انتظام کے بہتر طریقوں میں کئی چیزیں شامل ہیں جن سے پیداواریت بڑھتی ہے جیسے زمین کی ٹیسٹنگ، حفاظتی فصل لگانا (cover crops)، مناسب پانی، آبپاشی، کیڑے مار دواؤں کا استعمال، گھاس پھونس سے بچاؤ۔

[2] جہاں تک رسدی پہلو کا تعلق ہے تو ڈی اے پی کی عالمی قیمتیں خام مال بشمول امونیا اور سلفر کی بڑھتی ہوئی لاگت کی بنا پر بڑھیں۔ دریں اثنا طلبی پہلو سے، زراعت کے لیے مالیاتی تعاون کے پیکیج اور فصل کاشت کرنے والے اہم خطّوں مثلاً برازیل اور امریکہ میں معقول زرعی آمدنیوں کی بنا پر ڈی اے پی کا استعمال بڑھ گیا جس سے اس کے نرخ بھی بڑھ گئے۔ مزید برآں، چین میں بھی اس کی طاقتور طلب موجود تھی کیونکہ افریقی سوائن بخار کی وبا سے سوروں کی کثیر تعداد ختم ہونے کے بعد چین اپنے ہاں سوروں کے باڑے پھر سے پروان چڑھا رہا ہے۔

[3] یوریا کے مقابلے میں ڈی اے پی قیمت سے جلد متاثر ہونے والی پروڈکٹ ہے۔ اپنی طلب کے مقابلے میں یوریا ملک میں کافی مقدار میں بنائی جاتی ہے جبکہ ڈی اے پی بیشتر درآمد کی جاتی ہے تاکہ ملکی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ ڈی اے پی کی عالمی قیمتیں اس کی ملکی قیمتوں پر براہِ راست اثر انداز ہوتی ہیں (ماخذ: کھاد کا شعبہ - ایک جائزہ، جنوری 2021ء، پاکستان کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی لمیٹڈ)۔ ڈی اے پی کا 50 کلوگرام کا جو تھیلا مالی سال 21ء میں 3500 روپے میں ملتا تھا وہ عالمی قیمتیں بڑھنے سے مالی سال 22ء میں 5800 روپے تک جا پہنچا۔ (ماخذ: نیشنل فرٹیلائزر ڈیولپمنٹ سنٹر)۔

شکل 2.2 الف: خریف (اپریل تا ستمبر) کے دوران یوریا کا استعمال اور نرخ

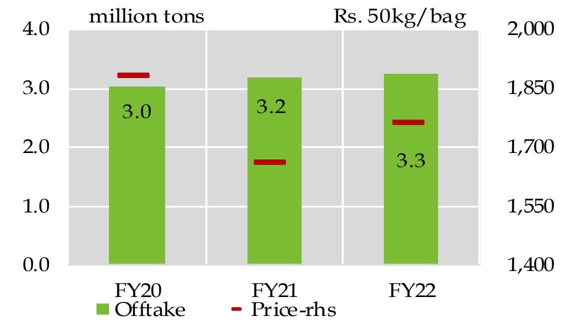

Source: National Fertilizer Development Centre

زرعی شعبے کو قرضے کا اجرا مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 14.7 فیصد بڑھ گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 3.3 فیصد کم ہوا تھا (**جدول 2.1**)۔

شکل 2.3: خریف (اپریل تا ستمبر) کے دوران آبپاشی سے ملنے والا پانی

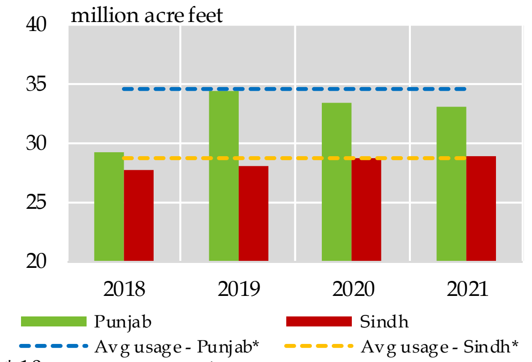

* 10-year average system usage

Source: Indus River System Authority

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران فارم کے شعبے میں پیداواری سرگرمیوں کے لیے قرضے کے اجرا میں 19.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 9.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ قرضوں میں اس نمو کی وجہ بلند فصلی پیداوار کے علاوہ خام مال مثلاً کھاد، فارم مشینری اور ڈیزل کی بلند قیمتوں کو بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ ٹریکٹروں کی خریداری کے لیے قرضوں میں بھی اضافہ ہوا کہ کاشت کاروں نے 'کامیاب جوان کامیاب کسان ٹریکٹر لون اسکیم' سے فائدہ اٹھایا جو حکومت نے جنوری 2021ء میں شروع کی تھی۔[4] پاکستان آٹوموٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن (پی اے ایم اے) کے مطابق، اس سال پہلی سہ ماہی میں ٹریکٹروں کی فروخت 12.1 فیصد بڑھی جو گذشتہ سال اسی مدت میں 14.2 فیصد بڑھی تھی۔

شکل 2.2ب: خریف (اپریل تا ستمبر) کے دوران ڈی اے پی کا استعمال اور نرخ

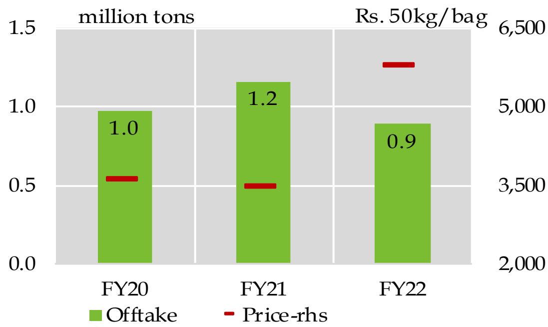

جدول 2.1: سہ 1 میں زرعی قرضے کا اجرا

ارب روپے

	م س 21ء	م س 22ء
فارم کا شعبہ		
الف۔ پیداوار	113.8	136.3
ب۔ ترقی	5.6	8.1
ٹریکٹر	0.6	1.7
ج۔ مجموعی فارم کا شعبہ (الف+ب)	119.4	144.4
نان فارم کا شعبہ		
گلہ بانی/ڈیری	71.2	81.7
مرغبانی	49.5	55.3
دیگر	14.4	10.5
د۔ مجموعی نان فارم کا شعبہ	135.1	147.5
مجموعی زرعی قرضہ (ج+د)	254.6	291.9

ماخذ: بینک دولت پاکستان

[4] اس اسکیم کے تحت ٹریکٹر کی خریداری کے لیے 8 سالہ قرضے 3 فیصد مارک اپ پر بلاضمانت دیے گئے۔ ٹھیکے پر زمین کاشت کرنے والے بھی اس اسکیم سے قرضے لے سکتے تھے۔

اسی طرح نان فارم شعبے کو قرضے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 9.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 10 فیصد کمی ہوئی تھی۔ زیرِ جائزہ مدت کے دوران خصوصاً گلہ بانی، ڈیری، اور مرغبانی کے زمروں کو قرضے کے اجرا میں دو ہندسی نمو ہوئی جو خام مال کے نرخ بڑھنے سے ہم آہنگ تھی (**شکل 2.4**)۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایک روزہ چوزے کی اوسط قیمت بھی 50 فیصد سے زائد بڑھ کر 42.5 روپے تک پہنچ گئی جو گذشتہ سال اسی مدت کے دوران 26.8 روپے تھی۔[5]

پیداوار

کپاس

عبوری تخمینے کے مطابق رواں مالی سال کپاس کی پیداوار 9.4 ملین گانٹھ رہنے کی پیشگوئی ہے جو گذشتہ سال کی نسبت 33.1 فیصد کی معقول نمو ہے (**جدول 2.2**)۔

جدول 2.2: کپاس کی فصل کے ثانوی تخمینے

		م س22ء		نمو (فیصد)	
	م س21ء	ہدف	م س22ع	م س21ء	م س22ء
رقبہ (ملین ہیکٹر)					
پنجاب	1.5	1.6	1.3	-17.8	-17.3
سندھ	0.5	0.6	0.6	-20.7	21.1
پاکستان	2.1	2.3	1.9	-17.5	-7.7
پیداوار (ملین گانٹھیں)					
پنجاب	5.0	6.1	5.4	-20.0	7.9
سندھ	1.9	4.0	3.5	-32.2	88.0
پاکستان	7.1	10.5	9.4	-22.8	32.7
یافت (کلو گرام فی ہیکٹر)					
پنجاب	555	641	723	-2.7	30.3
سندھ	666	1,062	1,035	-14.6	55.4
پاکستان	578	769	831	-6.5	43.9

ع: عبوری

ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ اور تحقیق، پاکستان سینٹرل کاٹن کمیٹی

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ کپاس کی کاشت کا مجموعی زیرِ کاشت رقبہ مسلسل کم ہو تا جارہا ہے۔ کپاس کا زیرِ کاشت رقبہ مالی سال 13ء سے مالی سال 22ء تک کم ہو کر

شکل 2.4: زرعی تھوک اشاریہ قیمت

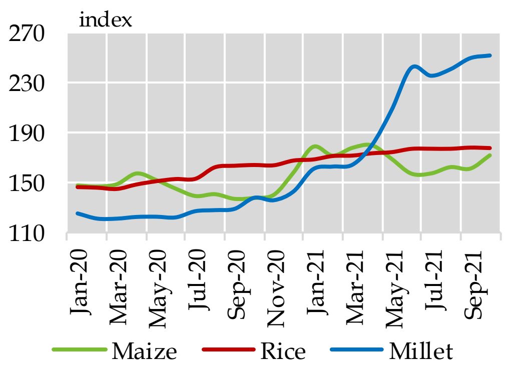

Source: Pakistan Bureau of Statistics

2.6 ملین ہیکٹر رہ گیا جبکہ یہ رقبہ مالی سال 03ء سے مالی سال 12ء تک اوسطاً 3.0 ملین ہیکٹر تھا۔

مالی سال 22ء کے دوران کپاس کا زیرِ کاشت رقبہ کم ہو کر 1.9 ملین ہیکٹر رہ گیا جبکہ گذشتہ سال 2.1 ملین ہیکٹر تھا۔ رقبے میں بیشتر کمی پنجاب میں ہوئی جو 17.3 فیصد تخفیف سے 1.3 ملین ہیکٹر رہ گیا جبکہ سندھ میں زیرِ کاشت رقبہ 21.1 فیصد بڑھ کر 0.6 ملین ہیکٹر ہو گیا۔

پنجاب میں نفع آور فصلوں مثلاً چاول، مکئی اور گنّے کی طرف کاشت کار منتقل ہو گئے جس کا نتیجہ کپاس کی کم کاشت کی صورت میں نکلا (**باکس 2.1**)۔ زیادہ پانی کی ضرورت والی گنّے کی فصل کی طرف منتقلی پنجاب میں زیادہ نمایاں ہے کیونکہ وہاں اچھے معیار کا زمینی پانی عموماً زیادہ دستیاب ہے جبکہ نہری پانی اس کے علاوہ ہے۔ نیز، پنجاب میں مکئی کی فصل کی اوسط یافت سندھ سے تقریباً چھ گنا زائد ہوتی ہے۔[6]

دریں اثنا، صوبہ وار تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھ میں کپاس کی یافت 55.4 فیصد بڑھی جو گذشتہ سال 14.6 فیصد گری تھی۔ پنجاب میں یافت 30.3 فیصد بڑھی جبکہ گذشتہ سال 2.7 فیصد گری تھی۔

[5] ماخذ: ایگریرین برادرز گروپ (ایگ برو)- برائلر مارکیٹ کی قیمتیں (www.agbro.com)

[6] ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء، وزارتِ خزانہ۔

یافت میں اس نمایاں بہتری کی وجوہات سازگار موسمی حالات، فصلوں کے انتظام کے بہتر طریقے اور مارکیٹ میں کپاس کی معاون قیمتیں تھیں۔[7] علاوہ ازیں پنجاب کے صرف چند علاقوں سے کیڑوں کے اکّا دکّا حملے کی اطلاعات ملیں جبکہ گذشتہ سال شدید بارشوں اور نمی سے وسیع علاقوں میں کیڑوں کی افراط ہوگئی تھی۔[8]

مالی سال 22ء کے خریف کے دوران موسم کی صورتِ حال کپاس کے لیے بالعموم سازگار رہی، خاص طور پر بارشیں وقت پر ہوئیں۔ سندھ میں اگست 2021ء کے دوران بارشیں معمول کی اوسط سے 89 فیصد کم ہوئیں جس سے کپاس کے لیے ماحول سازگار ہوگیا(**شکل 2.5**)۔ سندھ کے علاقوں میں کپاس کی چُنائی عموماً اگست میں شروع ہوتی ہے، اس وقت بارش ہونا اچھا نہیں کیونکہ اس مرحلے پر بارش سے کھڑی فصل کو نقصان ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نسبتی نمی کا یومیہ اوسط معمول سے پست کی رینج میں رہا۔[9]

باکس 2.1: پاکستان میں کپاس کی فصل کا زیر کاشت رقبہ

پاکستان میں کپاس کے زیر کاشت رقبے میں گزشتہ ایک عشرے میں خاصی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔اس کمی کا جزوی سبب خریف کی مسابقتی فصلوں چاول، گنا اور مکئی کا زیر کاشت رقبہ بڑھنا تھا(**شکل 2.1.1**)۔ کپاس کی فصل میں کمی کا رجحان تشویش ناک ہے، کیونکہ یہ ٹیکسٹائل صنعت کے لیے اہم خام مال ہے، اور پاکستان کی برآمدات کا تقریباً60 فیصد حصہ ٹیکسٹائل پر مشتمل ہے۔

کسان کپاس کے مقابلے میں خریف کی دوسری فصلیں کیوں لگارہے ہیں، اس کے متعدد عوامل ہوسکتے ہیں۔

1۔ **کم پیداواری صلاحیت:** طویل مدتی تجزیہ بتاتا ہے کہ ملک میں کپاس کی پیداواری صلاحیت جمود کا شکار رہی ہے۔اس کے برعکس، مکئی، گنا اور چاول جیسی مسابقتی فصلوں کی فی ہیکٹر پیداوار میں گزرتے برسوں کے دوران نمو ہوئی (**شکل 2.1.2**)۔ درحقیقت مالی سال 01ء کے مقابلے میں آج مکئی کی یافت تین گنا سے زیادہ بہتر ہوچکی ہے۔اسی طرح گنے اور چاول کی یافت میں بھی گزشتہ دو عشروں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔کپاس کی یافت میں جمود کی بنیادی وجہ معیاری اور تصدیق شدہ بیجوں کی عدم دستیابی ہے۔ پرانی نسل کی بی ٹی کپاس پر انحصار کسانوں کے لیے چیلنجز کا باعث بنتا ہے کیونکہ یہ سنڈیوں اور دیگر کیڑوں کے خلاف غیر محفوظ ہے۔[10] مزید برآں، مارکیٹ کے ماہرین کے مطابق تقریباً 45 فیصد بیج رجسٹرڈ سیڈ کارپوریشنوں کے ذریعے فراہم کیے جاتے ہیں جبکہ باقی 55 فیصد بیج غیر تصدیق شدہ دکانداروں سے ملتے ہیں۔اس کے برعکس دوغلی نسل کے چاول اور مکئی کے بیجوں کا استعمال بڑھنے سے فی ہیکٹر پیداوار بہتر ہوئی ہے۔

2۔ **کم منافع:** کپاس کے زیر کاشت رقبے میں کمی کا ایک سبب گنّے، مکئی اور چاول جیسی دیگر نقد آور فصلوں کے مقابلے میں کپاس کا کم نفع آور ہونا بھی ہے۔ مثال کے طور پر، پنجاب میں گنے اور چاول پر سرمایہ کاری پر مجموعی منافع 237 روپے اور 225 روپے یومیہ تھا جبکہ کپاس پر 209 روپے یومیہ تھا۔ سندھ میں گنّے کے کاشتکاروں کو فصل کی مدت کے دوران 237 روپے یومیہ جبکہ کپاس کو 205 روپے یومیہ ملے ہیں۔[11] مزید برآں، کراپ رپورٹنگ سروس، حکومت پنجاب کے مطابق، خریف مالی سال 21ء فارم گیٹ پر گنّے، مکئی، چاول اور کپاس کا فی ایکڑ تخمینی منافع بالترتیب تقریباً63000، 30500، 40000اور 29000 ہزار روپے فی ایکڑ رہا۔

---

[7] کپاس اور مصنوعات کی اپ ڈیٹ رپورٹ، 08نومبر، 2021ء، فارن ایگریکلچر سروسز، یو ایس ڈی اے۔

[8] پاک-ایس سی ایم ایس بلیٹن، جلد 11، شمارہ 09، نمبر شمار 129، یکم ستمبر 2021ء۔ سپارکو

[9] ماہانہ ایگرومیٹ بلیٹن، نیشنل ایگرومیٹ سنٹر، محکمہ موسمیات پاکستان، اگست 2021ء۔

[10] گلابی سنڈی اور کپاس کے پتہ موڑ وائرس (سی ایل سی وی) کے حملے حالیہ برسوں میں بڑھ گئے ہیں۔اس وائرس، گلابی سنڈی، اور دیگر بیماریوں / کیڑوں کی وجہ سے ہر سال جنوبی پنجاب کے گرم موسم والے علاقوں ملتان، وہاڑی اور قریبی اضلاع میں بھاری نقصانات ہوتے ہیں(ماخذ: 2015ء کے سیزن میں کپاس کی کم یافت کے اسباب، شعبہ زراعت، جامعہ زرعیہ فیصل آباد کی بنائی گئی کمیٹی کی رپورٹ)۔

[11] Rana, A. W., Ejaz, A., & Shikoh, S. H. (2020). Cotton crop: A situational analysis of Pakistan. Pakistan Agricultural capacity Enhancement Program (PACE) and International food Policy Research Institute – Pakistan (IFPRI), working paper, April 2020.

شکل 2.1.1: پاکستان میں خریف کی اہم فصلوں کا زیرِ کاشت رقبہ

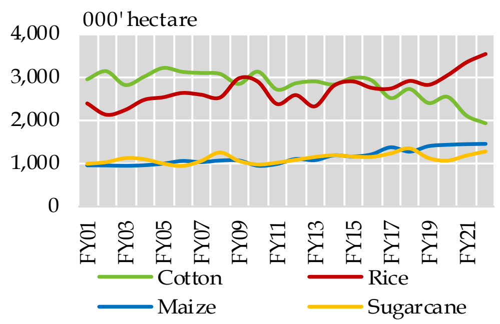

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.1.2: خریف کی اہم فصلوں میں طویل مدتی یافت کا رجحان

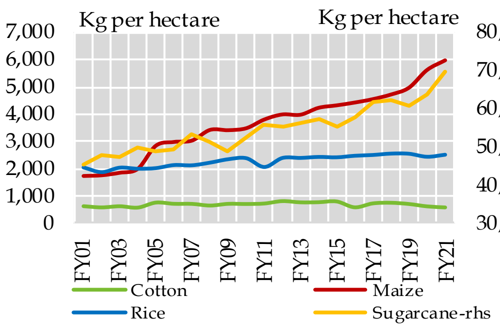

Source: Pakistan Bureau of Statistics

3۔ **موسمی حالات میں تبدیلی:** کپاس کے رقبے میں کمی لانے والا ایک اور اہم عنصر موسمی حالات میں تبدیلی ہے۔ پاکستان کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جو موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کا سب سے زیادہ شکار ہیں۔ تغیّر والے موسمی حالات، جیسے کہ غیر متوقع بارشیں بالخصوص مون سون کا موسم اور فصل کی نشوونما کے اہم مراحل پر درجہ حرارت کی تبدیلی کیڑوں کے حملے کا سبب بن سکتی ہے جو کپاس کی فصل کی پیداواریت کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔[12] دوسری طرف، گنّانہ صرف شدید موسمی حالات کا بخوبی مقابلہ کرلیتا ہے بلکہ مسابقتی فصلوں کے مقابلے میں گنے پر کیڑوں کے حملے کے امکانات نہایت پست ہوتے ہیں۔[13]

کاشتکاروں کو کپاس کی فصل کی طرف پھر سے راغب کرنے کے لیے حکومت نے مختلف مراعات دی ہیں۔ توقع ہے کہ کپاس کی علامتی قیمت کے اعلان سے کپاس کے کاشتکاروں کو کچھ ریلیف ملے گا۔[14] ایک اقدام کے طور پر، حکومت بوائی کے وقت تصدیق شدہ بیجوں کی بروقت دستیابی یقینی بنانے کے لیے اپنی مہم تیز کر رہی ہے۔ مزید یہ کہ حکومت بلند یافت کے حصول کے لیے فصل کے بہترین انتظامی طریقوں پر تکنیکی معلومات اپنے کاٹن ریسرچ سنٹر کے ذریعے فراہم کر رہی ہے۔[15] مالی سال 22ء کے دوران یافت بڑھانے میں ان کوششوں نے ممکنہ کردار ادا کیا، اور کپاس کے زیرِ کاشت رقبے میں کمی کو روکنے میں بھی ممکنہ طور پر مدد دی۔

بلند منافع ملنے سے کاشت کاروں کو کیڑوں کا بندوبست کرنے میں مدد ملی۔[16] مزید برآں، قیمت بڑھانے کے حکومتی اعلان نے کاشت کاروں کا اعتماد بڑھادیا۔[17] کپاس کی پیداوار بہتر بنانے اور ملکی مارکیٹ میں قیمت مستحکم کرنے کی غرض سے اقتصادی رابطہ کمیٹی نے مالی سال 22ء کے لیے کپاس کی سرکاری قیمت 5000 روپے فی 40 کلوگرام منظور کی۔ اس طریقہ کار کے تحت اگر قیمتیں اس سطح سے نیچے گئیں تو سرکاری ادارہ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کاشت کاروں سے یہ کپاس سرکاری قیمت پر خرید لے گا۔ اس سے قطع نظر، کپاس کی ملکی قیمت اِس خریف کے دوران سرکاری قیمت سے خاصی بلند رہی۔

---

[12] Cotton and Products Annual Report, Report Number: PK2021-0004, April 02, 2021 , Foreign Agriculture Services, USDA

[13] The Sugar Industry of Pakistan—Understanding Structural and Regulatory Underpinnings of the Current Sugar Crisis. PIDE Knowledge Brief no. 2020:12, July 14 2020.

[14] ماخذ: وزارتِ خزانہ، پریس ریلیز 593 بتاریخ 27 اگست 2021ء

[15] ماخذ: سنٹرل کاٹن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ملتان (http://www.ccri.gov.pk/news.html)

[16] ملکی مارکیٹ میں حالیہ موسم خریف کے دوران کپاس کی اوسط قیمت 12490 روپے فی من تھی، جو گذشتہ سال کی نسبت 46.6 فیصد اضافہ تھا۔

[17] ماخذ: وزارتِ خزانہ کا پریس ریلیز نمبر 569، 28 جولائی 2021ء۔

منقولی شواہد یہ بھی بتاتے ہیں کہ صوبائی حکومتوں نے کاشت کاروں کی رہنمائی کے لیے زوردار مہم چلائی کہ وہ پورا اثر نہ ڈالنے والی کھاد اور کیڑے مار دواؤں کے استعمال سے گریز کریں، چنانچہ اس کے نتیجے میں بھی پیداوار بہتر ہوئی۔

شکل 2.5: خریف 2021ء کے دوران معمول* کی بارش میں تبدیلی

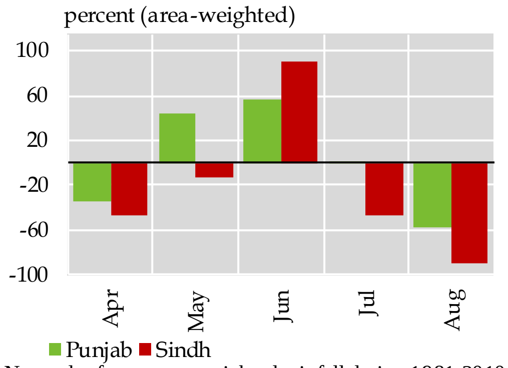

* Normal refers to area-weighted rainfall during 1981-2010

Source: Pakistan Meteorological Department

شکل 2.6: شکر کی اوسط ملکی قیمت

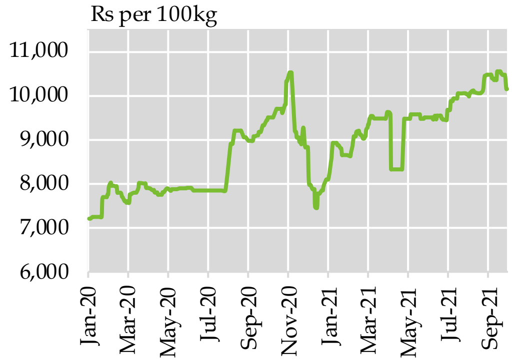

Source: Akbari Mandi, Lahore (Wholesale Market)

گنّا

تازہ ترین اعدادوشمار کے مطابق مالی سال 22ء کے دوران گنّے کی بمپر فصل متوقع ہے۔ پیداوار 87.7 ملین ٹن رہنے کا اندازہ ہے جو گذشتہ سال کی نسبت 8.2 فیصد اضافہ ہے جبکہ یہ ہدف سے بھی 17.1 فیصد زائد ہے۔ گنّے کی یافت کم و بیش پہلے جتنی رہی تاہم اضافے کا اہم سبب زیرِ کاشت رقبہ بڑھنا ہے (**جدول 2.3**)۔

گنّے کے لیے زیادہ رقبہ مختص کرنے پر کاشت کاروں کو جن اسباب نے ترغیب دی وہ شکر کی بلند ملکی قیمت اور گنّے کی بہتر قیمتِ خرید تھے (**شکل 2.6**)۔[18] نیز، حکومت نے کاشت کاروں کو اس لحاظ سے بھی تعاون دیا کہ اس نے شوگر ملوں کو کاشت کاروں کے واجبات ادا کرنے کی ہدایت کی۔[19]

ان عوامل کے ساتھ ساتھ، منقولی شواہد بتاتے ہیں کہ شکر کی قیمتوں میں اضافے کے علاوہ، شوگر مل مالکان نے کاشت کاروں کو قرضہ بھی دیا تاکہ انہیں بہتر سکروز (sucrose) پر مشتمل شکر کی زائد مقدار ملے۔[20]

چاول

خریف کے حالیہ سیزن میں چاول کی پیداوار 8.8 ملین ٹن رہی جو 8.2 ملین ٹن ہدف سے زائد اور گذشتہ سال کی پیداوار سے 5.0 فیصد زائد ہے۔ گنّے کی طرح چاول کی پیداوار بڑھنے کا سبب اس کے زیرِ کاشت رقبے میں اضافہ ہے کیونکہ اس کی بھی یافت گذشتہ سیزن جتنی رہی (**جدول 2.4**)۔

چاول کے زیرِ کاشت رقبے میں گذشتہ چند سال سے اضافے کا رجحان ہے، خاص طور پر پنجاب میں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بلند ملکی قیمتوں کی بنا پر (**شکل 2.7**) اور طاقتور بیرونی طلب کے باعث یہ کاشتکاروں کے لیے پُرکشش فصل بن چکی ہے۔

[18] پاک-ایس سی ایم ایس بلیٹن، جلد 11، شمارہ 09، نمبر شمار 129، یکم ستمبر 2021ء۔ سپارکو

[19] پنجاب کی صوبائی حکومت نے 2020ء میں شوگر فیکٹریز کنٹرول ایکٹ 1950ء بدل دیا اور شوگر فیکٹریز ترمیمی آرڈیننس 2020ء نافذ کیا جس کی رُو سے اگر شوگر مل مالکان نے گنّے کے کاشت کاروں کو ادائیگی میں تاخیر کی یا کچل کاری کا سیزن شروع کرنے میں دیر لگائی تو ان کی مل قرق کی جاسکے گی اور انہیں قید اور جرمانے کی بھی سزا دی جاسکے گی۔

[20] ماخذ: پاکستان، شکر کی سالانہ رپورٹ، 27 اپریل 2021ء، فارن ایگریکلچر سروس، امریکی محکمہ زراعت۔

جدول 2.3: گنّے کی فصل کے تخمینے

		م س22ء		نمو (فیصد)	
	م س21ء	ہدف	م س22ءع	م س21ء	م س22ء
رقبہ ہزار ہیکٹر					
پنجاب	777	761	869	21	11.8
سندھ	279.7	310	289.5	-2.2	3.5
پاکستان	1,165.0	1,182.1	1,266.0	12.0	8.7
پیداوار ہزار ٹن					
پنجاب	57,000.0	50,000.0	63,000.0	31.5	10.5
سندھ	18,335.5	19,000.0	18,974.0	6.4	3.5
پاکستان	81,009.3	74,847.0	87,672.0	22.0	8.2
یافت کلوگرام فی ہیکٹر					
پنجاب	73,359.1	65,703.0	72,497.1	8.8	-1.2
سندھ	65,556.6	61,290.0	65,532.7	8.8	-0.04
پاکستان	69,533.0	63,315.7	69,247.8	8.9	-0.4

ع: عبوری

ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ اور تحقیق

بر آمدی منڈی میں پاکستان کے چاول کی بلند طلب اور مسابقتی اکائی نرخوں نے اسے کاشت کاروں کے لیے منافع بخش سرمایہ کاری بنادیا ہے (**باب 5**)۔[21] چونکہ چاول کی ملکی پیداوار 3.7 ملین ٹن کی سالانہ ضرورت سے زیادہ ہوئی ہے اس لیے قابلِ بر آمدات اضافی مقدار ملک میں اکثر بچ جاتی ہے۔[22, 23] چنانچہ چاول کی عالمی طلب اور نرخ چاول کی پیداوار متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

شکل 2.7: چاول کی ملکی قیمتیں

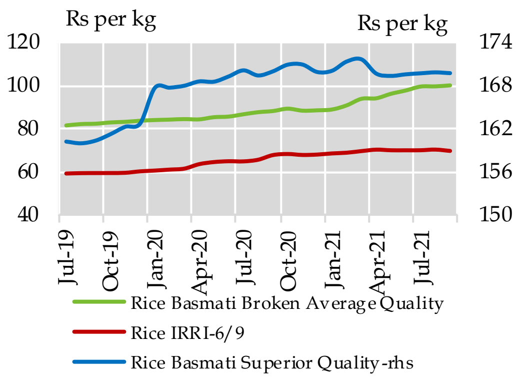

Source: Pakistan Bureau of Statistics

2.3 بڑے پیمانے کی اشیاسازی

بڑے پیمانے کی اشیاسازی سے پیداوار مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 5.3 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 4.5 فیصد بڑھی تھی (**جدول 2.5**)۔ زیرِ جائزہ عرصے میں 15 میں سے 12 شعبوں میں مثبت نمو دیکھی گئی چنانچہ حالیہ اضافہ وسیع البنیاد تھا، جبکہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صرف آٹھ شعبوں میں مثبت نمو ہوئی تھی۔

21 مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چاول کی بر آمدات 17.5 فیصد اضافے سے 423 ملین امریکی ڈالر تک پہنچ گئیں۔

22 پاکستان میں چاول کا فی کس سالانہ استعمال 18 کلوگرام ہے جو خطے میں پست ترین سطح میں شامل ہے (ماخذ: یو ایس ڈی اے)۔

23 گرین اینڈ فیڈ (Grain and Feed) سالانہ رپورٹ، 24 جون 2021ء، فارن ایگریکلچر سروس، امریکی محکمہ زراعت۔

جدول2.4:چاول کی فصل کی کارکردگی

	م س21ء	م س22ء		نمو(فیصد)	
		ہدف	م س22ع	م س21ء	م س22ء
رقبہ(ہزار ہیکٹر)					
پنجاب	2,395	2,023.00	2,555	18.0	6.7
سندھ	709	800	750	-8.6	5.8
پاکستان	3,336.1	3,069.5	3,529.4	9.9	5.8
پیداوار(ہزار ٹن)					
پنجاب	5,301.0	4,480.0	5,645.0	28	6.5
سندھ	2,416.1	3,000.0	2,509.0	-6.2	3.9
پاکستان	8,419.3	8,200.9	8,836.8	13.6	5.0
یافت(کلوگرام فی ہیکٹر)					
پنجاب	2,213.4	2,214.5	2,209.4	8.4	-0.2
سندھ	3,407.8	3,750	3,346.4	2.6	-1.8
پاکستان	2,523.7	2,671.7	2,503.7	3.3	-0.8

ع:عبوری

ماخذ:وزارت قومی غذائی تحفظ اور تحقیق

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے معاملے میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قابلِ ذکر نمو گاڑیوں، دواسازی، غذا، مشروبات اور تمباکو، اور تعمیرات سے منسلک شعبوں میں ہوئی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کو ٹیکس مراعات، نرم زری پالیسی، تعمیراتی پیکیج، اور بلند پی ایس ڈی پی اخراجات کی صورت میں جو پالیسی تعاون ملا اس نے اس شعبے کی کارکردگی پر نمایاں اثر ڈالا خاص کر گاڑیوں، سیمنٹ اور فولاد کے شعبوں میں۔

رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی ختم ہوئی تو بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ماہانہ بنیاد پر کچھ اعتدال آیا۔ سال بسال نمو ستمبر 2021ء میں کم ہو کر 1.6 فیصد رہ گئی جو ستمبر 2020ء میں 7.7 فیصد تھی (**شکل 2.8**)۔[24] اہم وجوہ بلند اساسی اثرات (high base effect) اور اجناس کی عالمی رسدی زنجیر سے متعلق کچھ مسائل تھے۔

گاڑیاں

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار 44.0 فیصد بڑھی جس میں گذشتہ سال اسی مدت میں 5.9 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ حالیہ نمو کے اسباب اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ، مالی سال 22ء کے بجٹ میں ٹیکس ترغیبات، نرم زری پالیسی، فارم کے شعبے میں بہتر آمدنی، اور نئے ماڈلوں کی آمد تھی۔

حکومت نے گاڑیوں کی طلب اور پیداوار بحال کرنے کے مقصد سے مالی سال 22ء کے بجٹ میں ٹیکس ریلیف کے اقدامات کیے۔ تین ہزار سی سی تک کی گاڑیوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں 2.5 فیصد کمی کر دی، ایک ہزار سی سی تک گاڑیوں پر سیلز ٹیکس 17 فیصد سے کم کر کے 12.5 فیصد کر دیا، اور ملکی ساختہ 850 سی سی یا اس سے کم والی کاروں کو ویلیو ایڈڈ ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔

[24] یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ستمبر 2021ء کے دوران 15 میں سے 10 شعبوں نے کمی دکھائی جبکہ ایک ماہ قبل ایسے شعبے صرف 3 تھے۔ ستمبر میں کمی دکھانے والی صنعتوں میں ٹیکسٹائل، غذا اور مشروبات، تمباکو اور سیمنٹ شامل ہیں۔

جدول 2.5: سہ 1 میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں نمو

نمو فیصد میں، تناسب فیصدی درجوں میں

		سال بسال نمو		نمو میں حصہ	
	وزن	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	**70.3**	**4.5**	**5.3**		
جس میں سے					
ٹیکسٹائل	**20.9**	**2.2**	**1.1**	**0.6**	**0.3**
سوتی دھاگہ	13.0	0.1	0.8	0.0	0.2
سوتی کپڑا	7.2	-0.1	0.4	0.0	0.0
پٹ سن مصنوعات	0.3	10.7	-29.0	0.0	-0.1
غذا، مشروبات اور تمباکو	**12.4**	**13.7**	**5.8**	**2.0**	**0.9**
سگریٹ	2.1	31.3	16.6	0.5	0.3
نباتی گھی	1.1	-3.5	-5.3	-0.1	-0.1
خوردنی تیل	2.2	3.4	7.4	0.1	0.3
مشروبات	0.9	-8.6	3.0	0.3	0.1
کوئلہ اور پٹرولیم مصنوعات	**5.5**	**2.4**	**4.7**	**0.1**	**0.3**
لوہے اور فولاد کی مصنوعات	**5.4**	**-8.1**	**13.8**	**-0.4**	**0.5**
غیر دھاتی معدنی مصنوعات	**5.4**	**22.2**	**1.7**	**2.6**	**0.2**
سیمنٹ	5.3	22.8	1.7	2.7	0.2
گاڑیاں	**4.6**	**-5.9**	**44.0**	**-0.3**	**2.3**
جیپ اور کار	2.8	-21.1	89.4	-0.6	1.9
کھاد	**4.4**	**2.0**	**-7.4**	**0.1**	**-0.5**
دواسازی	**3.6**	**14.4**	**11.4**	**1.1**	**0.9**
کاغذ اور گتہ	**2.3**	**-2.2**	**11.4**	**-0.1**	**0.4**
برقی مصنوعات	**2.0**	**-20.4**	**-4.5**	**-0.9**	**-0.1**
کیمیکلز	**1.7**	**10.8**	**4.6**	**0.3**	**0.1**
کاسٹک سوڈا	0.4	2.4	-7.0	0.0	-0.1
چرمی مصنوعات	**0.9**	**-44.5**	**14.3**	**-0.7**	**0.1**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کار اور جیپ کے زمرے سے مطلوبہ ردِ عمل ملا اور اس زمرے نے گاڑیوں کے شعبے کی نمو میں قابلِ ذکر کردار ادا کیا۔ خاص طور پر ایک ہزار سی سی تک کی گاڑیوں کی پیداوار میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران متاثر کن بحالی آئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں سکڑاؤ دیکھا گیا، چنانچہ اس نے ٹیکس مراعات سے فائدہ اٹھایا (**جدول 2.6**)۔

جدول 2.6: سہ 1 میں گاڑیوں کی پیداوار

			نمو (فیصد)	
	م س21ء	م س22ء	م س21ء	م س22ء
تمام کاریں	27,574	51,750	-23.8	87.7
800 سی سی سے کم	5,789	15,792	-61.1	172.8
800 سے 1000 سی سی تک	5,335	13,698	-44.0	156.8
1000 سی سی سے زائد	16,450	22,260	39.6	35.3
جیپ/اسپورٹس کار	1,655	3,619	90.9	118.7
ہلکی کمرشل گاڑیاں	3,708	6,790	-32.5	83.1
ٹرک	769	1516	-5.9	97.1
بس	125	116	-20.4	-7.2
ٹریکٹر	11,258	12,533	17.4	11.3
2 اور 3 پہیے والی گاڑی	449,306	452,648	21.2	0.7

ماخذ: پاکستان آٹو موٹیو مینو فیکچررز ایسوسی ایشن

نرم زری پالیسی کے اثرات یوں بھی ظاہر ہوئے کہ گاڑیاں خریدنے کے لیے بینک قرضوں میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کار مالکاری میں 30.1 ارب روپے اضافہ ہوا اور وہ آخر ستمبر 2021ء تک 338.2 ارب روپے کی ریکارڈ بلندی تک جا پہنچی۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ کار کی بعض کمپنیاں سیمی کنڈکٹر چپس کی عالمی قلّت سے متاثر رہیں۔ اس بنا پر گاڑیوں کی فراہمی میں تاخیر بھی ہوئی اور مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بعض ماڈلوں کی بکنگ معطل رہی۔

تعمیرات سے وابستہ صنعت

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تعمیرات سے منسلک صنعتوں نے مناسب کارکردگی دکھائی جس میں کئی عوامل کا دخل تھا: تعمیراتی اقدامات پر حکومت کا ترغیباتی پیکیج، 'میرا پاکستان میرا گھر' اسکیم کی رسائی بڑھانے کی کوششیں، اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے بینکوں کو یہ ہدایات کہ وہ اپنے مکاناتی و تعمیراتی جزدان کو دسمبر 2021ء تک نجی شعبے کے قرضوں کے کم از کم 5 فیصد تک بڑھائیں۔ نجی شعبے کی تعمیراتی سرگرمیاں بڑھنے کی عکاسی مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران

شکل 2.8: اشیاسازی کی مقدار کا ماہانہ اشاریہ

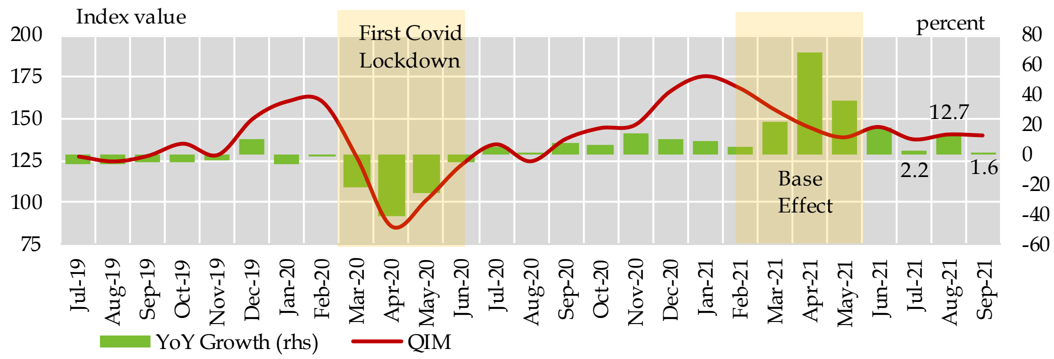

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مکاناتی و تعمیراتی قرضوں میں 14.9 ارب روپے کے بہاؤ سے ہوتی ہے جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں صرف 0.9 ارب روپے رہا تھا۔ اس نے رہائشی املاک کی قیمتوں میں اضافے میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔[25] مزید برآں، پی ایس ڈی پی کے وفاقی اخراجات میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 74 فیصد سال بسال اضافے سے بھی تعمیراتی سرگرمیاں بڑھیں۔

سیمنٹ

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کی مجموعی پیداوار میں 1.7 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ سال اسی مدت میں 22.8 فیصد بڑھی تھی۔ سیمنٹ کی بڑی حد تک طلب ملک میں جاری تعمیراتی منصوبوں سے آئی جبکہ زیرِ جائزہ عرصے میں سیمنٹ کی بیرونی طلب تیزی سے گری۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیمنٹ کی ملکی فروخت سال بسال 3.9 فیصد بڑھی جبکہ گذشتہ سال یہ اسی مدت میں 19.0 فیصد تھی (**شکل 2.9**)۔ سیمنٹ ساز اداروں کو ایک دشواری یہ ہوئی کہ خام مال مثلاً کوئلے کی عالمی قیمتیں بڑھنے لگیں اور زیرِ جائزہ عرصے کے دوران سال بسال دو سے تین گنا تک اضافہ ہو گیا۔[26] بعض فہرستی کمپنیوں کی مالی رپورٹوں کے مطابق نمو میں اعتدال اس بنا پر بھی آیا کہ سہ ماہی کے دوران کلّی معاشی (macroeconomic) دباؤ سامنے آیا، مثال کے طور پر شرحِ مبادلہ کا گرنا۔[27]

دوسری طرف سیمنٹ کی برآمدات مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بسال 43.6 فیصد گر گئی جس کی بنیادی وجہ کلنکر کی برآمدات میں 54.3 فیصد کمی ہے کیونکہ بین الاقوامی بحری باربرداری اخراجات بڑھ گئے تھے۔[28] نیز، افغانستان کو برآمدات زیرِ جائزہ عرصے میں 36.0 فیصد گر گئیں جس کی بڑی وجہ وہاں تعمیراتی شعبے میں آنے والا تعطل ہے۔

[25] زمین ڈاٹ کام (Zameen.com) کی طرف سے دیے گئے پاکستان میں رہائشی املاک کے اشاریہ قیمت کے مطابق مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مکانات کی قیمتوں میں 22.8 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 5.2 فیصد رہا تھا۔

[26] جنوبی افریقہ کے کوئلے کی قیمت مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 57.2 ڈالر فی میٹرک ٹن سے بڑھ کر مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 135.4 ڈالر فی میٹرک ٹن ہو گئی، جبکہ آسٹریلوی کوئلے کی قیمت مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 52.1 ڈالر فی میٹرک ٹن سے بڑھ کر مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 169.1 ڈالر فی میٹرک ٹن ہو گئی (ماخذ: عالمی بینک)۔ جو ملکی فرمیں توانائی کے ذریعے کے طور پر دراصل درآمدی کوئلے پر انحصار کرتی ہیں وہ عالمی نرخوں میں اتار چڑھاؤ سے اور شرحِ مبادلہ میں غیر متوقع تغیر سے زیادہ متاثر ہوئیں۔

[27] ماخذ: چراٹ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ – 30 ستمبر 2021ء کو ختم ہونے والی پہلی سہ ماہی کے غیر آڈٹ شدہ حسابات۔ ڈی جی خان سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ – پہلی سہ ماہی رپورٹ، 30 ستمبر 2021ء۔

[28] مثلاً فیڈرل ریزرو اکنامک ڈیٹا کا گہرے سمندر میں باربرداری خدمات کا پروڈیوسر پرائس انڈیکس مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں سال بسال 13.8 فیصد بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 6.2 فیصد گرا تھا۔

شکل 2.9: سیمنٹ کی تجارت میں نمو-ملکی تجارت بمقابلہ برآمد

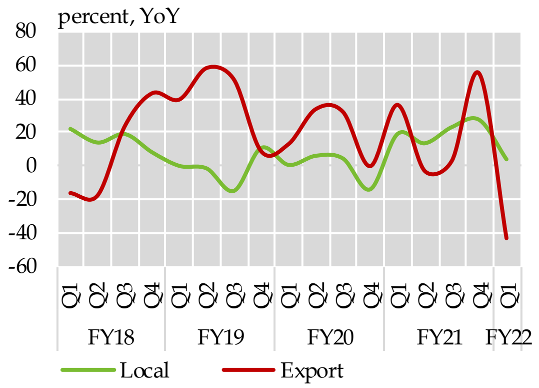

Source: All Pakistan Cement Manufacturers Association

فولاد

فولاد کے شعبے کی پیداوار مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 13.8 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 8.1 فیصد گر گئی تھی۔ اس سال زائد پیداوار میں لمبے اور چپٹے دونوں طرح کے فولاد نے حصہ لیا۔

جہاں تک لمبے فولاد کا تعلق ہے تو فولادی سلاخوں کی پیداوار 14.9 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال 26.0 فیصد بڑھی تھی (**شکل 2.10 الف**)۔ لمبا فولاد بنیادی طور پر تعمیرات میں کام آتا ہے، اور اس کی متواتر طلب سے تعمیراتی شعبے کی مسلسل فعالیت کی عکاس ہے۔

چپٹے فولاد میں ہاٹ رولڈ اسٹیل کی پیداوار مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 12.5 فیصد بڑھی جو گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی کے 30.1 فیصد سکڑاؤ کا الٹ ہے (**شکل 2.10 ب**)۔ اس کی بنیادی وجہ گاڑیوں اور گھریلو آلات جیسی مصنوعات کی مستحکم طلب ہے۔

ٹیکسٹائل

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ٹیکسٹائل کی پیداوار 1.1 فیصد بڑھی جو گذشتہ سال اسی مدت میں 2.2 فیصد رہی تھی۔ تاہم چونکہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ٹیکسٹائل شعبہ دراصل بنیادی مصنوعات تک محدود ہے اس لیے معقول معینہ سرمایہ کاری اور ٹیکسٹائل شعبے کی استعداد میں اضافے، اور ٹیکسٹائل برآمدات میں نمو کے اثرات کا پوری طرح احاطہ نہیں ہوا۔[29]

ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی اور مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بالترتیب 146.6 فیصد اور 144.5 فیصد بڑھی ہے جو کہ

شکل 2.10 الف: لمبے فولاد کی پیداوار، سہ 1

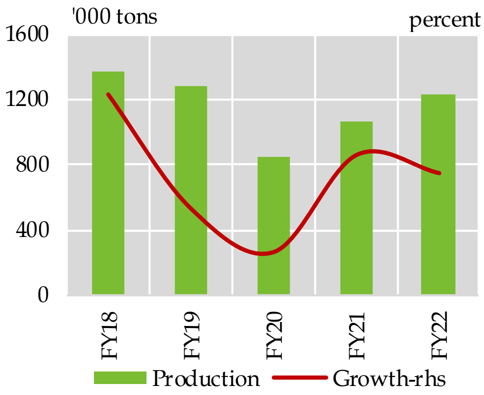

شکل 2.10 ب: چپٹے فولاد کی پیداوار، سہ 1

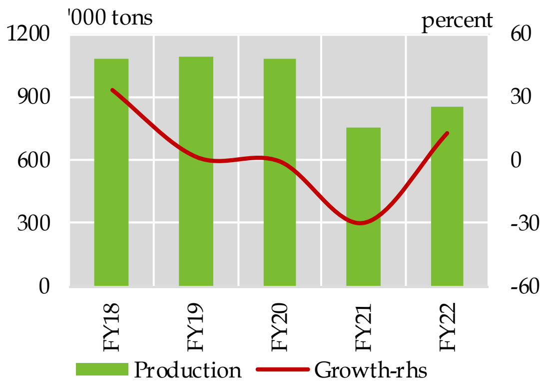

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[29] مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدات میں 27.4 فیصد اضافہ ہوا جو اس شعبے میں سرگرمی کی علامت ہے۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں اس نمو میں بلند اضافہ قدر والی اشیا کا بڑا حصہ ہے۔

تقریباً 11 سال میں سال بسال بلند ترین سہ ماہی نمو ہے (**شکل 2.11**)۔[30] ٹیکسٹائل فرموں نے اسٹیٹ بینک کی عارضی اقتصادی نوماکاری سہولت (ٹی ای آر ایف) کے تحت بھی معینہ سرمایہ کاری کے لیے رعایتی قرضے سرگرمی سے حاصل کیے، جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ مالی سال 21ء میں بتایا گیا ہے، اس کا اندازہ اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ ٹی ای آر ایف کے تحت یکم اپریل 2021ء تک مجموعی طور پر 434.7 ارب روپے کے قرضے منظور ہوئے جن میں سے 179.9 ارب روپے (یعنی 41 فیصد) ٹیکسٹائل شعبے کے لیے منظور ہوئے۔

شکل 2.11: ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں نمو

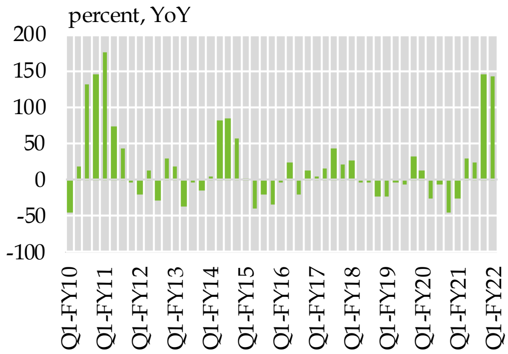

Source: Pakistan Bureau of Statistics

پیٹرولیم

پیٹرولیم کے شعبے میں نمو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑھ کر 4.7 فیصد ہوگئی جو گذشتہ سال اسی عرصے میں 2.4 فیصد رہی تھی۔ اس کا بنیادی سبب اقتصادی سرگرمیوں میں بحالی، گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ، اور فرنس آئل سے بننے والی بجلی میں اضافہ ہے۔

پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت زیرِ جائزہ عرصے میں 17.9 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال اسی مدت میں 10.5 فیصد بڑھی تھی (**شکل 2.12**)۔ ہائی اسپیڈ ڈیزل اور

شکل 2.12: ہائی اسپیڈ ڈیزل اور پیٹرول کی فروخت میں نمو، سہ 1

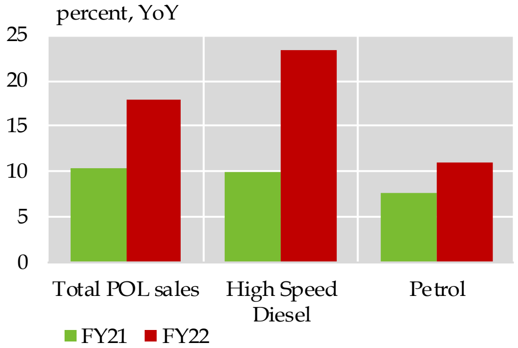

Source: Oil Companies Advisory Council

پیٹرول کی فروخت بالترتیب 23.4 فیصد اور 11.0 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال 10.0 فیصد اور 7.7 فیصد تھی۔

طلب کے نقطہ نظر سے ٹرانسپورٹ کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت 17.0 فیصد اضافے سے 4.4 ملین میٹرک ٹن تک جا پہنچی، جو گذشتہ سال 3.7 ملین میٹرک ٹن تھی (**شکل 2.13**)۔ یہ بات ٹرانسپورٹ سے متعلق سرگرمیاں بڑھنے سے بھی مطابقت رکھتی ہے جیسا کہ کووڈ پر گوگل کی کمیونٹی موبلٹی رپورٹوں سے ظاہر ہے۔ درین اثنا رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں بجلی کے شعبے کو پیٹرولیم کی فروخت 33.4 فیصد بڑھ کر 1.1 ملین میٹرک ٹن تک جا پہنچی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 0.9 ملین میٹرک ٹن رہی تھی۔ خاص طور پر فرنس آئل سے بجلی کی پیداوار 75.5 فیصد بڑھی کیونکہ ایل این جی، جس کی قیمت زیرِ جائزہ عرصے کے دوران دنیا بھر میں بڑھی، کے مقابلے میں فرنس آئل سستا متبادل ہے۔

دوا سازی

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دوا سازی کے شعبے کی نمو 11.4 فیصد رہی جو گذشتہ سال اسی مدت میں 14.4 فیصد تھی۔

[30] اپٹما کے مطابق اس صنعت نے اضافہ قدر والے شعبے کے 100 نئے یونٹوں میں حال ہی میں سرمایہ لگایا ہے کیونکہ مالی سال 22ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں 20 ارب ڈالر کا ہدف پورا کرنا اس کے پیشِ نظر ہے۔ ماخذ: www.aptma.org.pk/critical-importance-of-competitive-energy-rates-across-textile-value-chain/

شکل 2.13: پیٹرول مصنوعات کی شعبہ وار فروخت

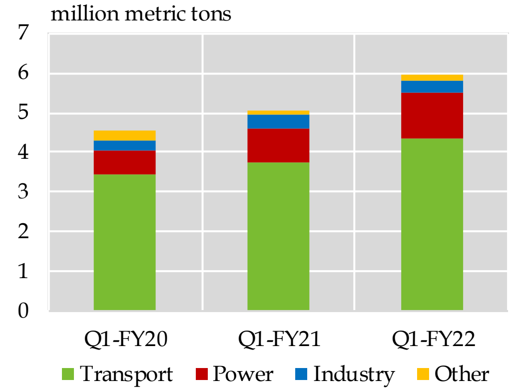

Source: Oil Companies Advisory Council

مائع دواؤں اور شربت کی پیداوار مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 103.7 فیصد بڑھ گئی جو گزشتہ سال اسی مدت میں 16.9 فیصد رہی تھی (**شکل 2.14**)۔ اس کی جزوی وجہ غذائی سپلیمنٹ اور درد کُش دواؤں کی اضافی طلب ہو سکتی ہے۔[31] منقولی شواہد بتاتے ہیں کہ صارفین نے حفظانِ صحت کو بڑھانے اور صحت پر کووڈ کے منفی اثرات کم کرنے کے لیے ان چیزوں کی طلب میں قابلِ ذکر اضافہ کر لیا۔

شکل 2.14: دواسازی کے ذیلی شعبوں میں نمو (سہ 1)

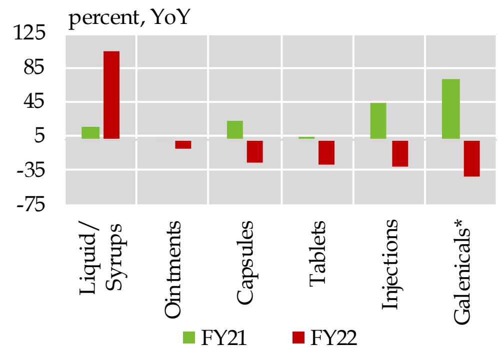

* medicines made of natural components, eg. herbs
Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.15: بڑے اور چھوٹے یونٹوں میں یوریا کی پیداوار (سہ 1)

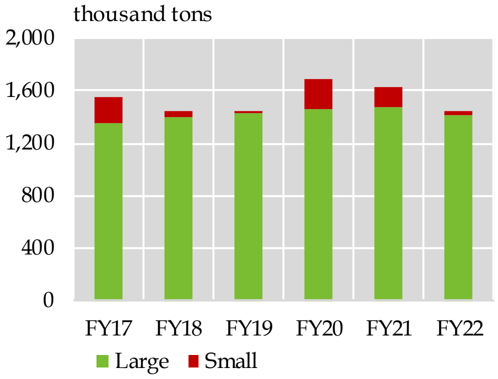

Source: National Fertilizer Development Center

کھاد

کھاد کی پیداوار مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 7.4 فیصد کم ہو گئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 2.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یوریا بنانے والے اداروں میں سے بڑے کارخانوں کی پیداوار 4.4 فیصد کم ہو گئی جو گزشتہ سال اسی عرصے میں 0.8 فیصد بڑھی تھی (**شکل 2.15**)۔[32] اس کا بنیادی سبب اس عرصے میں کھاد سازی کے ایک بڑے کارخانے کی بندش تھا۔[33]

مزید برآں، کھاد کے دو چھوٹے کارخانوں کو گیس کی رسد متاثر ہونے سے ان کی پیداوار جولائی تا اگست 2021ء کے دوران رک گئی۔ چنانچہ یوریا کی چھوٹی فرموں کی مجموعی پیداوار جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 147629 میٹرک ٹن تھی وہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گر کر 35135 میٹرک ٹن رہ گئی۔

غذا ، مشروبات ، اور تمباکو

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران غذا، مشروبات، اور تمباکو کے شعبے کی نمو 5.8 فیصد رہی جو گزشتہ سال 13.7 فیصد تھی۔ اس سست روی کا بنیادی سبب گندم اور اناج کی چکّیوں کی نمو میں اعتدال ہے جیسا کہ بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں بتایا

[31] ماخذ: ایبٹ پاکستان کے غیر آڈٹ شدہ مالی حسابات برائے سہ ماہی اور نو ماہ جو 30 ستمبر 2021ء کو ختم ہوئے، گلیکسو اسمتھ کلائن کنزیومر ہیلتھ کیئر پاکستان لمیٹڈ کی تیسری سہ ماہی رپورٹ 2021ء۔
[32] مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران یوریا کے بڑے کارخانوں کی پیداوار 1.409 ملین ٹن رہی جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 1.474 ملین ٹن تھی۔
[33] اینگرو فرٹیلائزر کی تیسری سہ ماہی رپورٹ 2021ء۔

گیا۔ گذشتہ سال اس شعبے میں پہلی سہ ماہی میں تیز رفتار نمو ہوئی تھی جو ایل ایس ایم سروے میں جواب دہندہ کارخانوں کی تعداد یکبارگی بڑھنے کا نتیجہ تھی۔[34]

نباتی گھی کی پیداوار پہلی سہ ماہی کے دوران 5.3 فیصد گر گئی جبکہ گذشتہ سال 3.5 فیصد کم ہوئی تھی (**شکل 2.16**)۔ یہ کمی دنیا بھر میں پام آئل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے اور مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس کی درآمدی مقدار میں 14.8 فیصد کمی سے ہم آہنگ تھی۔ مزید برآں، زیرِ جائزہ عرصے میں سگریٹ کی پیداوار معتدل ہو کر 16.6 فیصد تک چلی گئی جو گذشتہ سال 31.3 فیصد بڑھی تھی۔ سگریٹ بنانے والے اداروں نے اس عرصے میں بڑھتی مہنگائی کو ایک چیلنج قرار دیا کیونکہ مہنگائی نے صارفین کی قوتِ خرید کو متاثر کیا اور ان میں سستی، غیر قانونی سگریٹ برانڈ خریدنے کا رجحان پیدا ہوا۔[35]

چمڑا

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چمڑے کے شعبے میں 14.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 44.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ حالیہ پیش رفت اس لحاظ سے خوش آئند ہے کہ مالی سال 16 سے مالی 21ء تک پہلی سہ ماہی میں (اوسطاً) 9.1 فیصد کمی دیکھی گئی تھی (**شکل 2.17**)۔

چرمی جوتے اس شعبے میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔[36] چنانچہ چرمی جوتوں کی پیداوار میں حوصلہ افزا بحالی سے مجموعی بہتری کی وضاحت ہوتی ہے۔ چرمی جوتوں میں 19.9 فیصد نمو مالی سال 11ء کے بعد سے پہلی سہ ماہی کی تیز ترین نمو ہے۔

زیرِ جائزہ مدت میں پاکستان کی چرمی برآمدات بڑھنے سے ملکی اقتصادی بحالی میں وسیع تر اضافے کے ساتھ ساتھ بحال ہوتی ہوئی بیرونی طلب کے اثرات بھی نمایاں ہیں۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستان کی چرمی مصنوعات (بشمول لباس اور دستانے) کی برآمدات 6.0 فیصد بڑھ گئیں جبکہ اسی عرصے میں چرمی جوتوں کی برآمدات میں بھی 9.8 فیصد اضافہ ہوا۔[37]

2.4 خدمات

شعبہ خدمات کے نیابتی اظہاریے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نمو کی رفتار برقرار رہنے کا اشارہ دیتے ہیں، اس شعبے کو اجناس پیدا کرنے والے شعبوں اور اشیا کی درآمدات میں نمو سے مہمیز ملی۔ (**جدول 2.7**)۔

خدمات کے شعبے کو مہمیز دینے کے لحاظ سے توقع ہے کہ خریف کی اہم فصلوں کی پیداوار گذشتہ سال سے بہتر رہے گی اور بڑے پیمانے کی اشیاسازی بھی بڑھتی رہے گی۔ دریں اثنا، مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اشیا کی درآمدات 66.1 فیصد بڑھیں جو گذشتہ سال اس عرصے میں 0.8 فیصد بڑھی تھیں۔ ان شعبوں میں سرگرمیاں بڑھنے سے زیرِ جائزہ عرصے میں تھوک اور خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں پر مثبت اثرات پڑے۔

شکل 2.16: غذائی شعبہ- منتخب زمروں میں نمو

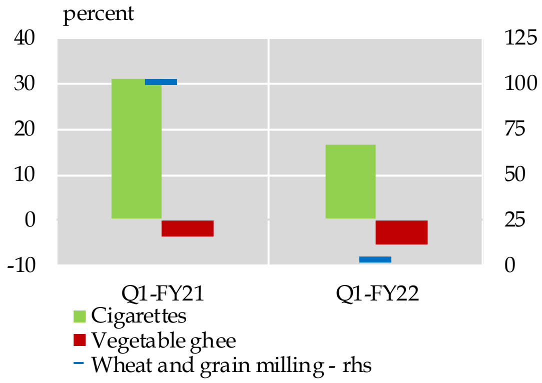

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[34] بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں گندم اور اناج کی پسائی کا زمرہ زیرِ جائزہ عرصے میں 2.6 فیصد بڑھا جبکہ گذشتہ سال اس عرصے میں 100.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔

[35] ماخذ: فلپ مورس پاکستان لمیٹڈ–30 ستمبر 2021ء کو ختم ہونے والی تیسری سہ ماہی کی رپورٹ، پاکستان ٹوبیکو کمپنی-30 ستمبر 2021ء کو ختم ہونے والے نوماہ کے مجموعی عبوری مالی گوشوارے۔

[36] بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں چرمی مصنوعات کا وزن 0.86 ہے، جس میں چرمی جوتے (0.47)، اوپری چمڑا (0.39)، اور سول کا چمڑا (0.00004) شامل ہے۔

[37] پاکستان کی چرمی مصنوعات (بشمول لباس اور دستانے) اور چرمی جوتوں کی برآمدات مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں بالترتیب بڑھ کر 154.5 ملین ڈالر اور 32.2 ملین ڈالر ہو گئیں، جو پہلے بالترتیب 145.7 ملین ڈالر اور 29.3 ملین ڈالر تھیں۔

عارضی صارفی مصنوعات کے شعبے کی متعدد فرموں کے مالی کھاتوں کے تجزیے سے بھی آمدنی بڑھنے کا پتہ چلتا ہے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس شعبے کی متعلقہ فرموں کی فروخت 21.0 فیصد بڑھ گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 23.7 فیصد بڑھی تھی۔[38]

شکل 2.17: چمڑے کے شعبے میں نمو

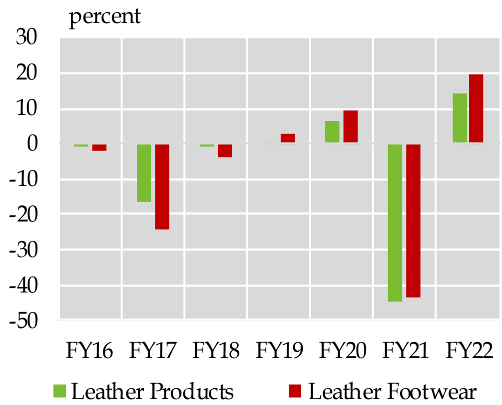

Source: Pakistan Bureau of Statistics

خدمات کے شعبے میں سرگرمیوں کی پیمائش کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ خدمات کی فرموں کی طرف سے قرضے کی طلب پر نظر ڈالی جائے۔ نجی شعبے کے قرضے کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ تجارتی شعبے کی تھوک اور خردہ فرموں کو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 17.7 ارب روپے کے قرضے جاری ہوئے جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بڑھ کر 21.5 ارب روپے ہو گئے۔ گذشتہ سال قرضے پوری طرح پیٹرولیم گروپ نے استعمال کیے تھے، جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضے کا اجرا وسیع البنیاد رہا۔ غذا اور جنرل اسٹور کے شعبے میں تھوک اور خردہ تجارت کرنے والوں کو قرضوں میں اضافہ متاثر کن رہا جسے بڑی حد تک فصلوں کے شعبے اور غذائی پراسیسنگ کی صنعت میں سرگرمیوں کی بحالی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

جدول 2.7: سہ 1 کے دوران خدمات کے شعبے کے اظہاریے

	م س 21ء	م س 22ء
تھوک اور خردہ تجارت (18.8 فیصد)		
قرضوں کا شعبہ جاتی استعمال* – بہاؤ (ارب روپے)	17.7	21.5
تھوک فروشی – خوراک، مشروبات اور تمباکو	0.2	1.8
تھوک فروشی – پیٹرولیم مصنوعات[1]	17.6	7.3
خردہ فروشی – غیر تخصیصی اسٹور[2]	0.0	2.3
دیگر	-0.1	10.0
درآمدات (ارب ڈالر، پاکستان دفتر شماریات)	11.3	18.7
بڑے پیمانے کی اشیا سازی (سال بسال نمو)	4.5	5.1
زرعی قرضہ (اجرا – ارب روپے)	254.6	291.9
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات (12.2 فیصد)		
پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت، ٹرانسپورٹ شعبے کو (ملین میٹرک ٹن)	3.8	4.3
تجارتی گاڑیوں کی فروخت (یونٹ)	6,618	12,330
سیلولر ٹیلی ڈینسٹی (فیصد، آخر مدت)	79.6	86.2
براڈ بینڈ صارفین (ملین، آخر مدت)	87.0	107.6
مالیات اور بیمہ (3.7 فیصد)		
اثاثہ جات (ارب روپے)*	23,808	28,790
ڈپازٹس (ارب روپے)*	17,543	20,516
اثاثوں پر منافع (فیصد)	1.1	0.9
ایکویٹی پر منافع (فیصد)	14.8	13.7
منافع بعد از ٹیکس (ارب روپے)	68.7	68.7
متعدی شرح	9.9	8.8
عمومی سرکاری خدمات (8.2 فیصد)		
عمومی سرکاری اور دفاعی اخراجات** (ارب روپے)	313.4	351.2

نوٹ: قوسین میں دی گئی مقداریں م س 21ء تک جی ڈی پی میں شعبہ جاتی حصہ ہیں۔
[1] ٹھوس، مائع، گیس حالت کے ایندھن اور متعلقہ مصنوعات [2] تعمیراتی سازوسامان، ہارڈ ویئر، پلمبنگ اور حرارت پہنچانے والے آلات اور اشیا
* آخر ستمبر 2021ء تک کے اسٹاک ** صرف وفاقی حکومت (سول حکومت اور دفاع کا انتظام)

ماخذ: بینک دولت پاکستان، پاکستان دفتر شماریات، آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل، پاکستان آٹوموٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، اور وزارت خزانہ

[38] ڈیٹا میں عارضی صارفی مصنوعات کی 26 فرموں کا تجزیہ کیا گیا۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بھی نمو کی علامات ظاہر ہوئیں۔ اس عرصے میں ٹرانسپورٹ کے لیے پیٹرول اور ڈیزل کا استعمال بڑھا جبکہ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں بھی دوہندسی نمو ہوئی۔ دریں اثنا، کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں بھی خاصا اضافہ ہوا جو ٹرانسپورٹ کے شعبے میں نمو کو ظاہر کرتی ہے۔ نیز، سیاحت کی صنعت کی بحالی کا عمل جاری رہا اور اس نے بھی ٹرانسپورٹ کے شعبے کی بحالی میں مدد دی۔ گلگت اور اسکردو جیسے سیاحتی مقامات کی طرف پروازیں بڑھنے سے ذیلی شعبے شہری ہوابازی کو بھی ترقی ملی۔ مزید برآں، قومی اور بین الاقوامی فضائی کمپنیوں کی بین الاقوامی پروازیں بحال ہونے سے ہوابازی کی صنعت پر مثبت اثرات پڑے۔

شکل 2.18: جنوبی ایشیا کے مقابلے میں پاکستان میں نقل و حرکت کے رجحانات (30 روزہ حرکت پذیر اوسط)

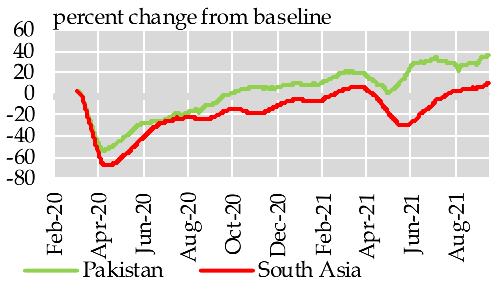

Source: Google Covid-19 Community Mobility Report

ٹیلی مواصلات کے شعبے کے اظہاریوں سے اس صنعت کی سرگرمیوں میں بہتری کا پتہ چلتا ہے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیلی گنجانیت اور براڈ بینڈ صارفین کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ اس عرصے کے دوران سیلولر صارفین کی تعداد 184.3 ملین سے بڑھ کر 186.4 ملین تک جا پہنچی۔ نیز، تین بڑی ٹیلی کام فرموں کے مالی گوشواروں کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مجموعی آمدنی زیرِ جائزہ عرصے میں 12.2 فیصد بڑھ گئی جس کا بڑا سبب صارفین کی تعداد میں اضافہ ہے۔[39]

اس کے علاوہ آئی ٹی اور آئی ٹی سے منسلک خدمات کی برآمدات مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خاصے اضافے سے 498.0 ملین ڈالر تک جا پہنچیں جو ایک سال پہلے 307.1 ملین ڈالر تھی (**باب 5**)۔ اس شعبے میں برآمدی نمو میں تیزی کا سبب کمپیوٹر (خصوصاً سافٹ ویئر کنسلٹنسی) اور ٹیلی کام خدمات ہیں۔

بینکاری صنعت کے اظہاریوں سے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مستحکم سرگرمیوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔ زیرِ جائزہ عرصے میں بینکوں کے اثاثوں میں اضافہ ہوا۔ دریں اثنا متعدی شرح میں مسلسل کمی اثاثوں کے معیار میں مزید بہتری کی علامت ہے۔

گوگل کی کووڈ-19 کمیونٹی موبلٹی رپورٹیں بھی ایک قابلِ ذکر پیمانہ ہیں جن سے خدمات کے شعبے میں سرگرمیوں کی سطح کا پتہ چلتا ہے۔ پرچون اور دوا کی دکان، خردہ اور تفریحی مراکز، جائے کار اور عارضی قیام گاہوں تک لوگوں کی آمد و رفت پر ڈیٹا کا کچھ نہ کچھ تعلق خدمات کی صنعت کے ساتھ ہے۔ پاکستان کا مجموعی ڈیٹا بتاتا ہے کہ زیرِ جائزہ عرصے میں اِن جگہوں پر لوگوں کی آمد خاصی بڑھی ہے (**شکل 2.18**)۔ نیز، جنوبی ایشیا کے دیگر ملکوں (بنگلہ دیش، بھارت، نیپال اور سری لنکا) کے مقابلے میں پاکستان میں بیس لائن سطح سے تحرک کی بحالی زیادہ طاقتور رہی۔[40]

2.5 افرادی قوت کی منڈی

لیبر مارکیٹ کی سرگرمی کو متعدد اقتصادی اظہاریوں سے ناپا جاتا ہے جن سے مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نسبتاً مستحکم رجحان کا پتہ چلتا ہے۔ سندھ اور پنجاب میں صنعتی روزگار جولائی تا اگست مالی سال 22ء کے دوران گذشتہ سال کی نسبت بڑھا۔[41] اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار سروے اور اعتمادِ صارف سروے کے تازہ ترین مرحلے میں صنعت اور خدمات دونوں شعبوں میں ملازمت کے لحاظ سے احساسات بڑی حد تک مثبت رہے۔ تاہم جب روزگار کے حوالے سے مستقبل کی توقعات پر سوال کیا گیا تو مثبت توقعات میں معمولی سی کمزوری دیکھی گئی۔ مالی سال

[39] ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی۔

[40] اگرچہ یہ اطمینان بخش مشاہدہ ہے، تاہم یاد رہے کہ گوگل موبلٹی ڈیٹا کی بیس لائن مدت کے دوران پاکستان کی معاشی نمو نسبتاً پست رہی۔

[41] سندھ میں صنعتی روزگار کے تجزیے میں فولاد کی صنعت کو رپورٹنگ کے کچھ مسائل کے سبب شامل نہیں کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 21ء۔

22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تعمیرات کے شعبے میں اجرتیں، اور خدمات کے متعدد دیگر زمروں میں فیس / آمدنی بھی بڑھ گئی۔

شکل 2.19: پنجاب اور سندھ کا صنعتی ملازمت اور ایل ایس ایم کا مشترکہ اشاریہ

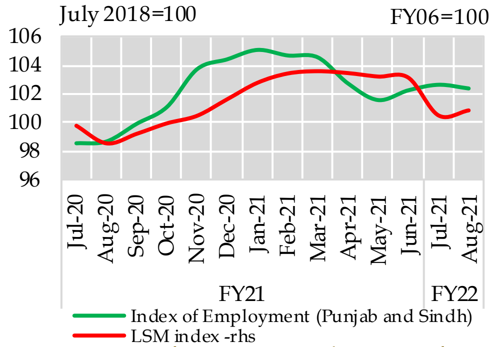

Source: Bureau of Statistics, Punjab; Bureau of Statistics Sindh and Pakistan Bureau of Statistics

ملازمت

سندھ اور پنجاب کے صنعتی شعبوں میں ملازمت کا اشاریہ جولائی تا اگست مالی سال 22ء میں 4.0 فیصد بڑھا جبکہ گذشتہ سال 0.8 فیصد گھٹا تھا (**شکل 2.19**)۔[42] پنجاب کی نسبت سندھ میں ملازمتوں میں اضافہ زیادہ نمایاں تھا۔ بحیثیتِ مجموعی، دواسازی کے شعبے نے زیرِ جائزہ عرصے میں سب سے زیادہ لوگوں کی خدمات حاصل کیں جس کے بعد ٹیکسٹائل صنعت کی باری آتی ہے۔

پنجاب

'پنجاب میں صنعتی پیداوار اور ملازمت کا ماہانہ سروے' سے اگست 2021ء میں صنعتی ملازمت کو ناپا گیا تو پتہ چلا کہ آخر جون 2021ء کے مقابلے میں نئی ملازمتوں میں 1.3 فیصد اضافہ ہوا۔ نیز، صنعتی ملازمت میں جولائی تا اگست مالی سال 21ء کے مقابلے میں 2.0 فیصد اضافہ ہوا۔ اس عرصے کے دوران ہونے والے اضافے کی بنیادی وجہ سوتی ٹیکسٹائل اور چرمی جوتوں کے برآمدی نوعیت کے شعبوں میں ملازمتیں تھیں (**جدول 2.8**)۔

ٹیکسٹائل کے شعبے میں ملازمتیں بڑھنے سے اس صنعت میں پیش رفت کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس شعبے میں ملازمتوں میں نمو کی وضاحت ٹیکسٹائل اشیا کی برآمدات میں نمایاں اضافے سے بھی ہوتی ہے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمدات میں 27.4 فیصد کا تیز رفتار اضافہ ہوا جو گذشتہ سال 2.9

شکل 2.20 الف: اعتمادِ کاروبار سروے، صنعتی شعبے میں بیروزگاری کا اشاریہ

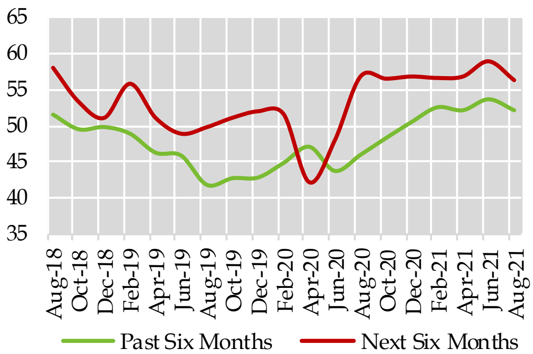

شکل 2.20 ب: اعتمادِ کاروبار سروے، شعبہ میں بیروزگاری کا اشاریہ

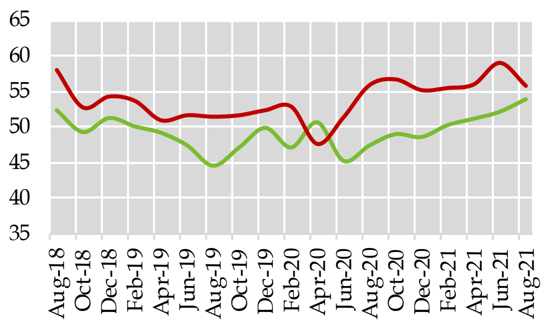

Source: State Bank of Pakistan

[42] صنعتی پیداوار اور ملازمت کے ہر ماہانہ سروے (ایم آئی پی ای) میں کچھ فرمیں ایسی ہوتی ہیں جو شرکت نہیں کرتیں چنانچہ ان کے ڈیٹا کا تخمینہ ماضی کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔ مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کے دوران کووڈ سے آنے والے تعطل کی بنا پر ملازمتوں کی تعداد اور ڈیٹا نہ پہنچانے والی فرموں کے بارے میں تخمینہ لگانے کا سلسلہ بڑھ گیا چنانچہ مالی سال 22ء کے دوران صنعتی شعبے کی لیبر مارکیٹ میں اچانک نمو / سکڑاؤ ظاہر ہو سکتا ہے۔

فیصد رہا تھا۔ بیشتر اضافہ ہوزری اور تیار ملبوسات کے زمرے میں ہوا۔ پاکستان کی ٹیکسٹائل مصنوعات کی غیر ملکی طلب بڑھنے سے ان مصنوعات کی پیداواری سرگرمیاں بڑھیں جن کے نتیجے میں اس صنعت میں ملازمتیں پیدا ہوئیں۔ ٹیکسٹائل شعبے نے گذشتہ سہ ماہیوں میں معینہ سرمایہ کاری قرضے (ٹی ای آر ایف اور ایل ٹی ایف ایف اسکیموں کے تحت) خاصی بھاری مقدار میں لیے اور اس کے بعد ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں خاصا اضافہ ہوا جو توسیعی مرحلے کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور اس سے بھی صنعت میں ملازمتوں کے نئے مواقع پیدا ہوئے۔

چرمی جوتوں کی طلب بڑھنے سے اس شعبے میں ملازمت کی سطح بڑھ گئی۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چمڑے کی پراسیسنگ صنعت کی پیداوار 13.9 فیصد بڑھی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 44.5 فیصد سکڑاؤ آیا تھا (**جدول 2.5**)۔

جدول 2.8: جولائی تا اگست رکھے / نکالے گئے صنعتی کارکنوں کی اوسط تعداد

	م س21ء	م س22ء
پنجاب	**-833**	**5,534**
سوتی ٹیکسٹائل	241	1,555
گندم کی پسائی	1,061	1,493
شکر	2,060	-1,236
چرمی جوتے	-1,200	2,294
سیمنٹ	-886	382
دواسازی	494	138
سندھ*	**-2,274**	**10,355**
سوتی ٹیکسٹائل	-1,422	2,095
گندم کی پسائی	-2,778	3,413
شکر	1,107	-161
چرمی جوتے	130	-2,842
سیمنٹ	19	8,986

* ماسوائے فولاد کی صنعت

ماخذ: پنجاب دفتر شماریات، سندھ دفتر شماریات

اس بحالی کا جزوی سبب جوتوں کی برآمدات کی بحالی ہے جس کی مقدار زیرِ جائزہ عرصے کے دوران 9.1 فیصد بڑھ گئی۔ چنانچہ اس شعبے میں جولائی تا اگست مالی سال 22ء کے دوران ملازمتوں میں اوسطاً 24.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 11.5 فیصد کمی آئی تھی۔

گندم کی پسائی ایک اور صنعت ہے جہاں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملازمتوں میں اضافہ دیکھا گیا اور یہ اضافہ پیداواری سطح بڑھنے سے ہم آہنگ ہے۔ جولائی تا اگست مالی سال 22ء کے دوران گندم کی مصنوعات کی پیداوار 23.5 فیصد بڑھ گئی کیونکہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے سیمپل ڈیٹا سیٹ میں اس صنعت کی نئی فرموں کو شامل کیا گیا ہے۔ سرگرمیوں کی سطح بڑھنے سے جولائی تا اگست مالی سال 22ء کے دوران پنجاب میں ملازمتیں 17.5 فیصد بڑھ گئیں جو گذشتہ سال 14.2 فیصد بڑھی تھیں۔

سندھ

'سندھ میں صنعتی پیداوار اور ملازمت کا ماہانہ سروے' برائے اگست 2021ء بتاتا ہے کہ جولائی تا اگست مالی سال 22ء کے دوران اوسط صنعتی ملازمت میں 8.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 1.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔

جولائی تا اگست مالی سال 22ء کے دوران ملازمین میں اس اضافے کا بڑا سبب دواساز شعبے میں سرگرمیوں کا بڑھنا ہے (**جدول 2.8**)۔ اس عرصے میں تمام ملازمین کی تعداد میں جتنا بھی اضافہ ہوا اس کا 86.8 فیصد دواساز صنعت میں ہوا۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران دواساز صنعت کی پیداوار میں دوہندسی نمو بھی یہی ظاہر کرتی ہے (**جدول 2.5**)۔ مزید برآں، دواؤں کی غیر ملکی طلب میں اضافے سے بھی پیداوار میں نمو اور نتیجتاً فرموں کی طرف سے ملازمتیں دینے کی وضاحت ہوتی ہے۔ دواؤں کی برآمدات میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیت کے لحاظ سے 7.4 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 23.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

سندھ میں شکر کی صنعت میں بھی مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران زیادہ ملازم رکھے گئے۔ اس کی وضاحت گنّے کی کچل کاری کے سیزن کے جلد آغاز سے بھی ہوتی ہے جبکہ پنجاب میں کارکنوں کو فارغ کیا گیا۔ دریں اثنا، سندھ میں گنّے کی

تخمینی پیداوار مزید 3.5 فیصد بڑھنے کی توقع ہے جس کے سبب اس صنعت میں مزید کارکنوں کی طلب بڑھ سکتی ہے۔

شکل 2.21: اعتمادِ صارف سروے، آئندہ بیروزگاری کا اشاریہ (اگلے 6 ماہ)

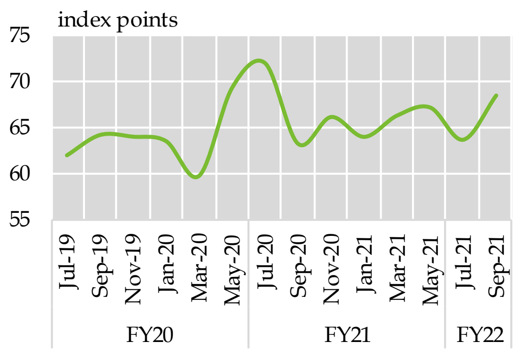

Source: State Bank of Pakistan

پنجاب کے برعکس، سندھ میں سیمنٹ کی صنعت میں مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کارکنوں کی ملازمتیں ختم ہوئیں۔ بیرونِ ملک خصوصاً بنگلہ دیش کو سیمنٹ کی برآمدات میں کمی آئی جس سے سندھ میں پیداواری سرگرمیاں متاثر ہوئیں اور یہی ممکنہ سبب ہے کہ یہاں اس صنعت میں ملازمتیں ختم ہوئیں۔[43]

اعتماد کے سروے

اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار سروے کا اشاریہ جون تا اگست 2021ء کے مابین موجودہ اور مستقبل کی ملازمت کے اشاریے (گذشتہ چھ ماہ) میں معمولی سی کمی ظاہر کرتا ہے جس سے صنعتی شعبے میں پُر امیدی میں کمزوری کا اشارہ ملتا ہے۔ صنعتی شعبے کا اشاریہ ملازمت 1.5 درجے گر گیا جو جون 2020ء کے مرحلے کے بعد سے سب سے بڑی کمی ہے (**شکل 2.20 الف**)۔ صنعتی ملازمت کا اگلے 6 ماہ کا اشاریہ بھی اگست 2021ء میں 2.6 درجے کم ہو گیا جو گذشتہ سروے میں 2.1 درجے بڑھا تھا۔ مہنگائی کے دباؤ میں اضافے اور پاکستانی روپے کی قدر میں تخفیف نے صنعتی شعبے میں پچھلی پُر امیدی کو کسی حد تک کمزور کرنے میں اپنا کردار ادا کیا ہو گا۔

دوسری طرف خدمات کی صنعت سے تعلق رکھنے والے جواب دہندگان گذشتہ چھ ماہ میں ملازمتوں میں اضافے پر مطمئن رہے (**شکل 2.20 ب**)۔ سروے کے گذشتہ مرحلے (جون 2021ء) کی نسبت اگست 2021ء میں اس اشاریے میں 1.8 کا اضافہ ہوا۔[44] تاہم صنعتی روزگار میں اگلے چھ ماہ کے امکانات کی طرح خدمات کے شعبے کا اشاریہ 3.2 درجے کم ہوا جو ملازمتوں میں اضافے کے بارے میں توقعات میں کچھ کمزوری کا عکاس ہے۔ اس سے قطع نظر، تمام اشاریوں میں کمی کے باوجود بنیادی سطحیں 50 سے اوپر ہی رہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ صنعت اور خدمات دونوں شعبوں سے تعلق رکھنے والے جواب دہندگان کی اکثریت معیشت میں ملازمتوں میں اضافے کے حوالے سے پُر امید رہی۔

شکل 2.22: تعمیراتی شعبے کی اجرتوں میں نمو

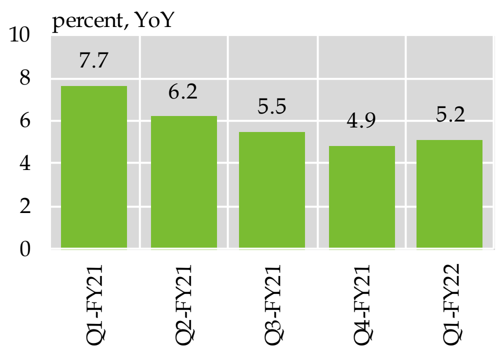

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اعتمادِ صارف سروے سے لیبر مارکیٹ میں کم ہوتی ہوئی پُر امیدی بھی اجاگر ہوتی ہے کیونکہ بیروزگاری کا اشاریہ 4.8 درجے بڑھ گیا جو کہ مئی 2020ء سے اب تک

[43] جنوبی علاقوں کے سیمنٹ ساز اداروں کے لیے بیرونِ ملک برآمدات بھجوانا نقل و حمل پر کم لاگت کے باعث زیادہ نفع بخش ہوتا ہے۔

[44] اعتمادِ کاروبار سروے اور اعتمادِ صارف سروے نتائج ڈفیوژن انڈیکس (ڈی آئی) فارمیٹ میں پیش کیے جاتے ہیں جو صفر سے 100 تک ہوتا ہے۔ ڈی آئی کی تشریح اس طرح کی جا سکتی ہے: 50 سے کم اس بات کی علامت ہے کہ قرضے میں سکڑاؤ آیا / رقوم کی دستیابی میں کمی آئی / قرض گیری میں کمی آئی۔ 50 کے مساوی اس بات کی علامت ہے کہ قرضے کی نمو / رقوم کی دستیابی / قرض گیری کی لاگت جوں کی توں رہی۔ 50 سے زائد کا مطلب ہے قرضے میں اضافہ / رقوم کی دستیابی میں اضافہ / قرض گیری کی لاگت میں اضافہ۔

شکل2.23: شعبہ خدمات کے پیشے-آمدنیوں میں نمو

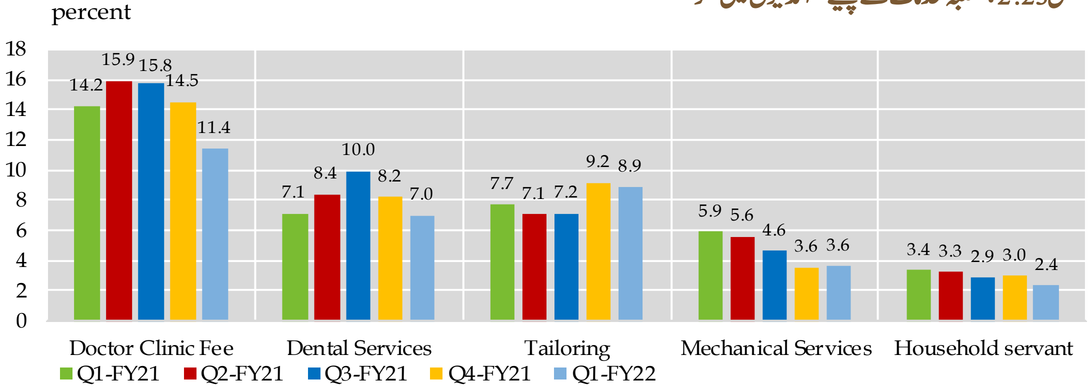

Source: Pakistan Bureau of Statistics

سب سے بڑی کمی ہے (**شکل 2.21**)۔ اعتمادِ صارف سروے میں گزشتہ جولائی 2021ء کے مرحلے کی نسبت بیروزگاری کے اشاریے میں تبدیلی سے توانائی کی قیمتیں بڑھنے اوران کے دورِثانی کے اثرات کے بارے میں تشویش اجاگر ہوتی ہے۔

شکل2.24: مجموعی مہنگائی اور اجرتوں کی مہنگائی کا رجحان

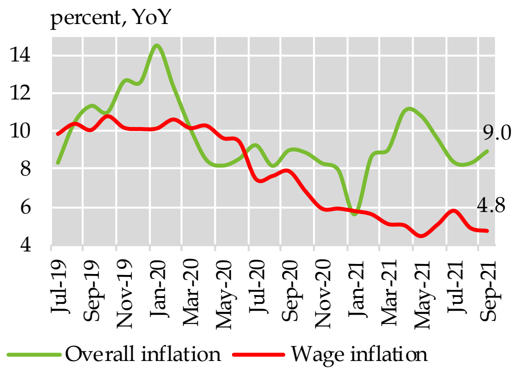

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اجرتیں

مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تعمیراتی صنعت میں اجرتیں اور خدمات کے شعبے میں آمدنی / فیس گزشتہ سال کی نسبت کم ہو گئیں۔ صارف اشاریہ قیمت ڈیٹاسیٹ میں تعمیراتی شعبے کے شرحِ اجرت اشاریے میں مالی سال22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 5.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال 7.7 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.22**)۔ اسی طرح خدمات کے شعبے کے مختلف زمروں کی آمدنی میں اضافہ بھی زیرِ جائزہ عرصے کے دوران سال بسال نسبتاً پست شرح سے ہوا (**شکل 2.23**)۔

تعمیراتی اجرتوں میں یہ کمی زیرِ جائزہ عرصے کے دوران بحیثیت مجموعی مہنگائی میں اضافے کے بالعکس ہے (**شکل 2.24**)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعمیراتی مزدوروں کی قوتِ خرید حقیقی معنوں میں کم ہوئی۔ کووڈ وبا کے آغاز سے اب تک اجرتوں میں نمو بیشتر صورتوں میں مہنگائی کی شرح سے پست رہی ہے۔ تعمیراتی شعبے اور اس سے منسلک صنعتوں کی پیداوار میں اضافہ صنعتی شعبے کے مزدوروں پر پڑنے والے اثرات سے مطابقت نہیں رکھتا باوجودیکہ اس صنعت کو کئی ترغیبات دی گئیں۔ یہ امر تعمیراتی شعبے میں مزدوروں کی اضافی رسد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس کا جزوی سبب یہ ہو سکتا ہے کہ وبا کی بنا پر نقل و حرکت پر پابندیاں ہیں اور بیرونِ ملک کارکنوں کی عالمی طلب میں سست روی ہے۔[45] مزید برآں، تعمیراتی صنعت میں مشینوں کا استعمال بڑھ جانا بھی اس شعبے کے مزدوروں کی اجرتوں میں سست نمو کا ممکنہ سبب ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کنکریٹ کا آمیزہ بنانے کی مشین، کنکریٹ کو اوپری منزل تک چڑھانے کے لیے ٹاور کرین اور کھدائی میں خودکار آلات کا استعمال بڑھنے سے تعمیراتی صنعت میں پست ہنر مند مزدوروں کی طلب بری طرح متاثر ہوئی ہے۔

[45] بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز امپلائمنٹ کے مطابق مالی سال 22ء اور مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہیوں کے سمندر پار ملازمت کے اعداد و شمار کا موازنہ بتاتا ہے کہ بیرونِ ملک ملازمت کے لیے جانے والے پاکستانیوں میں 81.6 فیصد کی واقع ہوئی۔ یہ موازنہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے بجائے مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی کا اس لیے کیا گیا ہے کہ اُس وقت کووڈ وبا کی بنا پر نقل و حرکت پر پابندیاں تھیں۔

خدمات کے شعبے میں مکینکل اور گھریلو مزدوروں کی آمدنیوں میں نمو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خاصی ماند رہی جبکہ درزیوں اور دندان سازوں کی آمدنی بڑی حد تک مہنگائی کی شرح کے برابر رہی۔ دوسری طرف، ڈاکٹر کی مشورہ فیس حقیقی معنوں میں بڑھتی رہی حالانکہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کچھ کمی دیکھی گئی تھی۔

گھریلو ملازمین اور مکینکل سروسز کی آمدنیوں میں پست اضافے سے ان زمروں کی جاب مارکیٹ میں زیادہ کارکنوں کی آمد کا پتہ چلتا ہے کیونکہ یہ وہ شعبے ہیں جن میں آنے کے لیے معمولی ہنر یا تعلیم درکار ہوتی ہے۔ آمدنی میں پست اضافے کے اس رجحان کا تعلق اس بات سے بھی ہو سکتا ہے کہ ان شعبوں میں داخل ہونا اور نکلنا بہت آسان ہے، جبکہ کووڈ وبا کے بعد والے عرصے میں ایسے لوگوں کی طلب بھی کم ہے۔ ڈاکٹری جیسے ہنر مند پیشہ وروں کے معاملے میں حقیقی شرحِ اجرت میں مسلسل اضافے سے پتہ چلتا ہے کہ طبّی خدمات کی طلب زیادہ اور رسد کم ہے جس کا جزوی سبب کووڈ کی وبا ہے۔

مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران لیبر مارکیٹ کے مذکورہ بالا اظہاریوں کے علاوہ پاکستان دفتر شماریات نے 'لیبر فورس سروے مالی سال 19ء' کے نتائج شائع کیے۔ مالی سال 19ء کے دوران بیروزگاری میں اضافہ اور معاشی سرگرمی میں سست روی ایک ساتھ ہوئی تھی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ افرادی قوت پر سست روی نے معاشرے کے متعدد زمروں پر غیر متناسب (asymmetric) اثرات ڈالے (**باکس 2.2**)۔

باکس 2.2: لیبر فورس سروے 19-2018ء سے چند اہم مشاہدات

لیبر فورس سروے (ایل ایف ایس) پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) کی شائع کردہ اہم سلسلہ وار دستاویز ہے۔ یہ لیبر مارکیٹ کی سماجیات بلحاظ آبادی، روزگار کی صورتحال، صوبہ وار اور شعبہ وار تفصیلات کے بارے میں بصیرت آمیز مشاہدات فراہم کرتی ہے۔ پاکستان دفتر شماریات نے دو سال کے وقفے سے پاکستان لیبر فورس سروے 19-2018ء کی اپنی 35 ویں رپورٹ حال ہی میں شائع کی۔ رپورٹ کے کچھ اہم مشاہدات یہ ہیں:

1۔ مالی سال 19ء میں بے روزگاری گزشتہ سال (جدول 2.2.1) کے مقابلے میں 1.1 فیصدی درجے کے اضافے سے 6.9 فیصد ہو گئی۔ اس کا اثر خواتین پر زیادہ واضح تھا۔ خواتین میں بے روزگاری مالی سال 18ء میں 8.3 فیصد تھی جو مالی سال 19ء میں بڑھ کر 10.0 فیصد ہو گئی، جبکہ مردوں میں بے روزگاری مالی سال 18ء کی 5.1 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 19ء میں 5.9 فیصد ہو گئی۔

2۔ اعداد و شمار کے دیہی-شہری تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ دیہات میں خواتین بے روزگاروں میں اضافہ زیادہ نمایاں تھا (مالی سال 19ء میں 8.5 فیصد جبکہ مالی سال 18ء میں 5.9 فیصد تھا)، اس کے مقابلے میں دیہات کے مردوں میں شرحِ بے روزگاری مالی سال 19ء میں 5.5 فیصد جبکہ مالی سال 18ء میں 5.1 فیصد تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ، دیہی افرادی قوت میں خواتین کا تناسب مالی سال 19ء میں 2.1 فیصدی درجے بڑھ کر 20.1 فیصد ہو گیا (شکل 2.2.1)۔ یہ بات دلچسپ ہے کیونکہ دیہی علاقوں میں زیادہ خواتین نوکری کی تلاش میں تھیں چنانچہ ان کے لیے ملازمتیں حاصل کرنا نسبتاً مشکل تھا۔ یہ معاملہ شہری خواتین کے لیے برعکس ہے، جس میں سروے کی شرکا کی شرح میں کمی دیکھی گئی (مالی سال 19ء میں 7.4 فیصد بمقابلہ مالی سال 18ء میں 8.4 فیصد)، جبکہ بے روزگاری کی شرح میں بھی کمی ہوئی (مالی سال 19ء میں 17.1 فیصد بمقابلہ مالی سال 18ء میں 17.5 فیصد)۔

شکل2.2.1: خواتین لیبر فورس کی شرکت اور بیروزگاری: دیہی بمقابلہ شہری

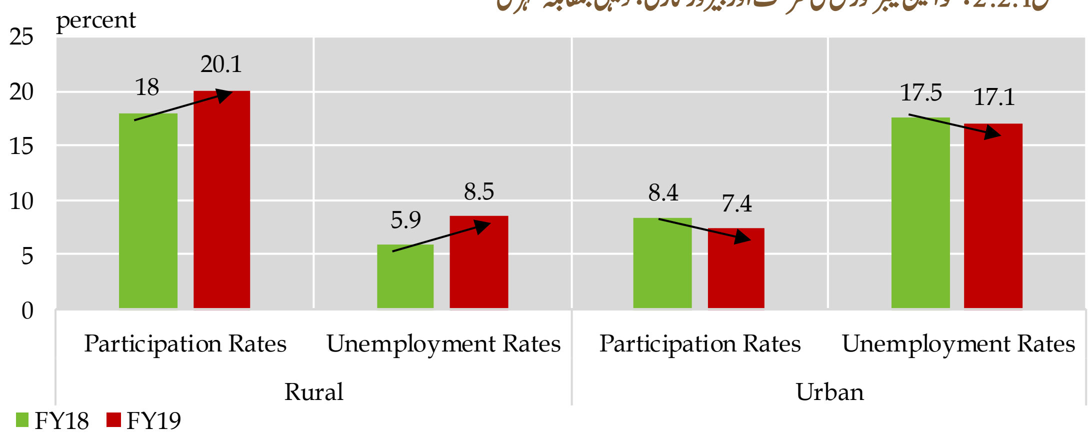

Source: Pakistan Labour Force Survey 2018-19, Pakistan Bureau of Statistics

3۔ مالی سال 19ء میں نوجوانوں میں بے روزگاری میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ 25 سے 29 سال عمر کے گروپ میں بے روزگاری 2.1 فیصدی درجے اضافے سے مجموعی طور پر 8.6 فیصد تک جا پہنچی۔ نوجوان خواتین میں بے روزگاری، جو پہلے ہی زیادہ تھی، مزید بڑھ گئی۔ مالی سال 19ء میں نوجوان مردوں میں بے روزگاری بھی گزشتہ سال کی نسبت بڑھ گئی، اگرچہ یہ اضافہ خواتین کے تناسب کی طرح زیادہ نہیں تھا (شکل 2.2.2 الف اور شکل 2.2.2ب)۔ دریں اثنا 30 سال سے زائد عمر والوں کے لیے بے روزگاری کی شرح مالی سال 19ء میں بھی تقریباً جوں کی توں رہی۔

شکل2.2.2 الف: مردوں کی بیروزگاری بلحاظ عمر

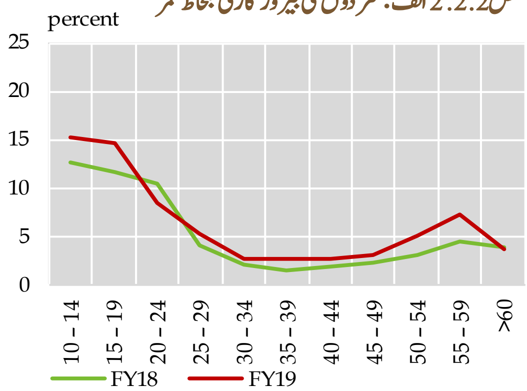

شکل2.2.2ب: عورتوں کی بیروزگاری بلحاظ عمر

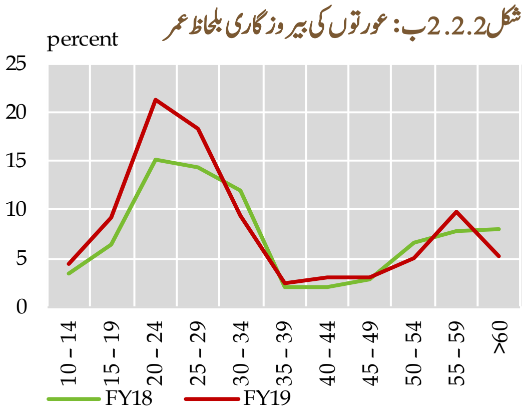

Source: Pakistan Labour Force Survey 2018-19, Pakistan Bureau of Statistics

4۔ شعبہ جاتی تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ گذشتہ ایک عشرے میں پہلی بار زراعت کے شعبے میں روزگار کا حصہ بڑھ گیا (شکل 2.2.3)۔ دوسری جانب صنعتی شعبے میں لیبر فورس کا حصہ کم ہوا۔

جدول 2.2.1: لیبر فورس کے اظہاریے، مالی سال 11ء تا 19ء

	م س 11ء	م س 13ء	م س 14ء	م س 15ء	م س 18ء	م س 19ء
بیروزگاری کی شرح (فیصد)						
مجموعہ	6.0	6.2	6.0	5.9	5.8	6.9
مرد	5.1	5.4	5.1	5.0	5.1	5.9
عورت	8.9	9.0	8.7	9.0	8.3	10.0
ملازمت بلحاظ شعبہ (لیبر فورس کا فیصد)						
زراعت	45.1	43.7	43.5	42.3	38.5	39.2
صنعت	20.7	23.4	21.5	22.6	23.7	23.0
اشیاسازی	13.7	14.5	14.2	15.3	16.1	15.0
تعمیرات	7.0	8.9	7.3	7.3	7.6	8.0
خدمات*	34.2	34.8	35.0	35.1	37.8	37.8
تھوک اور خردہ فروشی	16.2	14.4	14.6	14.6	14.9	14.5
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات	5.1	5.5	5.5	5.4	6.2	6.2
کمیونٹی / سماجی اور ذاتی خدمات	10.8	13.3	13.1	13.2	14.7	14.9
دیگر	2.1	1.6	1.8	1.9	2.0	2.2
سرگرمی کی کیفیت (لیبر فورس کا فیصد)						
باضابطہ	26.2	26.4	26.4	27.4	28.0	27.6
بے ضابطہ	73.8	73.6	73.6	72.6	72.0	72.4
ملازمت کی کیفیت (لیبر فورس کا فیصد)						
مالکان	1.4	1.3	1.1	1.4	1.4	1.5
ذاتی کاروبار	34.9	33.6	35.4	36.1	34.8	35.8
بلامعاوضہ ملازمت	27.7	26.3	24.4	23.8	21.4	22.9
ملازمین	36.0	38.8	39.1	38.7	42.4	39.8

* آئندہ مطبوعات کے ساتھ ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لیے لیبر فورس سروے م س 11ء تا 14ء میں 'دیگر' کا زمرہ خدمات کے شعبے میں شامل کیا گیا ہے۔

ماخذ: پاکستان لیبر فورس سروے 19-2018ء، پاکستان دفتر شماریات

خلاصہ یہ کہ، رپورٹ کے نتائج ملکی لیبر مارکیٹ میں چند اصلاحات کا تقاضہ کرتے ہیں۔ اول، بلند اقتصادی شرح نمو حاصل کرنے کے لیے خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے پر توجہ دینا ضروری ہے۔ لیبر فورس میں خواتین کی زیادہ شمولیت پیداواری صلاحیت کو بڑھائے گی، معاشی تنوّع اور آمدنی میں مساوات لائے گی۔[46] دوم، نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے

[46] (2018) *Pursuing Women's Economic Empowerment*۔ آئی ایم ایف۔ واشنگٹن ڈی سی، امریکہ

پر خصوصی زور دیا جانا چاہیے کیونکہ اس گروپ میں بے روزگاری ان کی معاشی بہبود پر دور رس اثرات مرتب کرتی ہے۔[47] خاص طور پر دیہی علاقوں میں بے روزگار خواتین کے لیے ساز گار پالیسیاں وضع کی جائیں۔ سوم، افرادی قوت کی صنعتی شعبے سے زرعی شعبے کی طرف منتقلی پالیسی سازوں کے لیے تشویش کا باعث ہونا چاہیے۔ اقتصادی نقطہ نظر سے ترقی پذیر ممالک میں زراعت کے مقابلے میں غیر زرعی شعبے میں فی کارکن قدرِ اضافی بنیادی طور پر بلند ہے۔[48] رپورٹ کے نتائج پر غور کیا جائے تو لیبر مارکیٹ میں اصلاحات میں خواتین کی شرکت بڑھانے، نوجوانوں کے لیے ملازمت کے مواقع وسیع کرنے اور غیر زرعی کارکنوں کی حوصلہ افزائی پر توجہ دینی چاہیے۔

شکل2.2.3: لیبر فورس: شعبہ جاتی تناسب

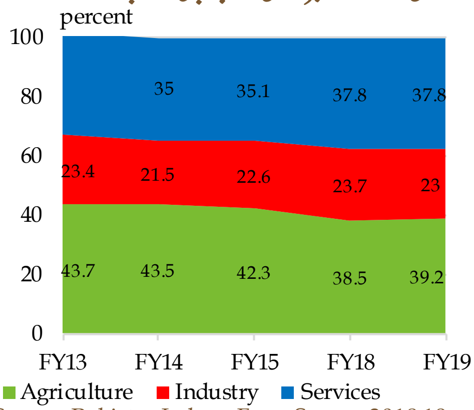

Source: Pakistan Labour Force Survey 2018-19, Pakistan Bureau of Statistics

[47] T.A. Mroz and T.H. Savage (2006). *The Long-Term Effects of Youth Unemployment*. The Journal of Human Resources Spring, 2006, Vol. 41, No. 2, pp. 259-293, University of Wisconsin Press. Wisconsin, United States.

[48] D. Gollin, D. Lagakos and M.E. Waugh (2013). *The Agricultural Productivity Gap*. National Bureau of Economic Research, Working Paper 19628. Massachusetts, United States.